

ماہنامہ

شمس الم

ظہور احمد بکوی



# بیادگار

اعلیٰ حضرت جامع الشریعت و الطریق فخر العلماء و قدس السکین زید العارفين الملتحقین  
مولانا الحان محمد اکرگوبی نور الدین قادری

من جانب اراکین حزب الانصار بھیدرہ (پنجاب)

اغراض و مقاصد (۱) اندرونی و بیرونی حملوں سے اسلام کا تحفظ تبلیغ و اشاعت اسلام۔

(۲) اصلاح رسوم (۳) احیاء و اشاعت علوم و سنیہ۔  
قواعد و ضوابط: (۱) رسالہ کی عام قیمت دو روپیہ سالانہ مقرر ہے۔ ہدیہ دی۔ بی پانچ آنے زیادہ  
خرید ہوئے ہیں جو صاحب پانچ روپے یا اس سے زیادہ رقم بقبض امانت ارسال فرماویں گے۔ وہ معاون خاص  
متصور ہونگے۔ ایسے حضرات نے اسمائے گرامی شکریہ کے ساتھ درج رسالہ ہوا کریں گے۔

(۲) غریب و مفلس اشخاص اور طلبہ کے لئے رعایتی قیمت سالانہ عرصہ مقرر ہے۔  
(۳) ارکان حزب الانصار کے نام رسالہ مفت بھیجا جاتا ہے۔ چندہ رکنت کم از کم ہم ماہوار یا تین ماہیہ سالانہ مقرر  
(۴) تونہ کا پچیس تین آنے ٹکٹ ارسال کرنے پر بھیجا جاتا ہے۔ مفت نہیں بھیجا جاتا۔

(۵) رسالہ ہر انگریزی ماہ کے پہلے عشرہ میں ڈاک میں ڈالا جاتا ہے۔ دیہات کے چھٹی رسالوں کی غفلت سے اکثر  
رسائل راستہ میں تلف ہو جاتے ہیں اس لئے جن صاحبان کو رسالہ نہ ملے۔ وہ مہینہ کے اخیر میں اطلاع دیدیا کریں۔  
ورنہ دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔ جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام:-

منیجر رسالہ بشیر الاسلام بھیر پنجاب ہونی چاہئے:-

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## شمس السلام

جلد ۵ | باب ۱۰ نمبر ۳۳۳ مطابق ماہ شعبان ۱۳۵۳ | نمبر ۱۱

صفحہ

فہرست مضامین

نمبر شمار

۱	مدیر	۱	حسن نظامی اور ان کے حواریوں کا مذہب۔
۷	مدیر	۲	گلدستہ اخبار۔
۹	سولینا مولوی صوفی حاکم علی صاحبہ بی۔ اے حرم	۳	قوانین قدرت
۱۷	ڈاکٹر خالد شیلڈرک مبلغ اسلام (انگلستان)	۴	یورپ میں تبلیغ اسلام
۲۲	حکیم غلام قادر صاحب امرت سر۔	۵	ویک و حرم کی سادات
۲۵	مدیر	۶	کشف حقائق
۳۳	مولانا سید شاہ علی حسن صاحب	۷	قصیدہ
۳۴	حکیم سید حسن اختر صاحب	۸	فاروق عظیم
۳۵	مولانا زہیر صاحب (ریاست میسور)	۹	تضمین
۳۷	مدیر	۱۰	میزان قادیان اور معیار نبوت
۴۰	مدیر	۱۱	تشکر و امتنان
۷	مدیر	۱۲	مژدہ جانقرا

# حسن نظامی اور ان کے حواریوں کا مذہب

## ابن الوقتی کا عبرتناک مظاہرہ

دہلی کے مشہور ادیب حسن نظامی صاحب کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ آپ درگاہ حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین محبوب الہی رحمۃ اللہ علیہ کے مجاوروں میں سے ہیں۔ اور اپنے آپ کو خواہر زادہ سلطان المشائخ لکھا کرتے ہیں۔ لفظ خواجہ بھی ان کے نام کا جزو بن گیا ہے۔ آپ نے بیسیوں کتابیں اور رسائل تالیف کر کے اپنی شہرت کا سکہ اہل ہند کے قلوب پر بٹھا دیا ہے۔ آپ لوگوں کو مرید بھی کرتے ہیں۔ ان کے مریدوں میں ہندو اور سکھ بھی شامل ہیں۔ ہندوستان میں کوئی ایسی تحریک نہیں جس میں آپ کسی نہ کسی رنگ میں شریک ہو کر اپنی ذاتی قابلیت کا پرچار کرتے ہوئے حسن نظامی صاحب ادیب ہیں۔ سلطان القلم ہیں۔ اور صد ہا خوبوں کے مالک ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ آج تک آپ کا اصلی مذہب لوگوں کی نگاہ سے مخفی ہے۔ آپ کے عقائد میں فض و میرزائیت، چکرالویت و نیچریت غرض ہر گروہ اور فرقہ کا رنگ موجود ہے۔ جنفی چشتی نظامی اور صوفی ہوتے ہوئے اور انجی جان مزارات ہر قربان کرنے کا جذبہ رکھتے ہوئے اس حدود کی تعریف میں رطب لسان دیتے ہیں۔ اور اس کی ثناء و تمجید میں کئی اشتہارات شائع کر چکے ہیں۔ کسی زمانہ میں چوہدری کر سیر نا محمود کو مناظرہ کا چیلنج دے دیا تھا۔ مگر شکست کیشی کی صدا ہر میرزا محمود کو نشان کر آ کر اسکے دست راست بنے۔ اور میرزا محمود کی

حمایت میں مضامین تحریر کرتے رہے۔ کبھی تحفظ ناموس شریعت کا دم بھرتے تھے۔ مگر آجکل سود کو جائز جھکا کو حلال۔ اور شار و ایکٹ کو رحمت آسمانی قرار دینے میں زبان و قلم کا زور صرف کر رہے ہیں۔ سلطان المشائخ بھی جانشینی کا دعویٰ کرتے ہوئے حنفی جو شستی کھلا کر اپنی کتابوں میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان اقدس میں حد درجہ گستاخی اور توہین کے مرتکب ہو چکے ہیں۔ علاوہ ازیں بھاکر کے مدعی نبوت بھی ہماری اسماعیلی فوجوں کے مذہبی پیشوا سرخان خان (جو خدا کے اوتار ہونے کا مدعی ہے) کی تعریف میں کئی مضامین شائع کر چکے ہیں۔ حسن نظامی صاحب کے نزدیک سرخان خان اس زمانہ میں اسلام کے سپر سلا ہیں۔

یہی خواجہ صاحب ہیں جنہوں نے ۱۳۱۷ء میں چیف کمشنر دہلی کو باضابطہ اطلاع دی کہ حضور نظام کو ظفر علی خان صاحب پان اسلام ازم کے سبق پڑھا رہے ہیں۔ جس کے نتیجے میں ظفر علی خان صاحب مصائب کا نشانہ بنے۔ اور حضور نظام کے تعلقات جو سرکار انگریزی کے ساتھ تھے۔ ان پر خطرناک اثر پڑا۔ یہی خواجہ صاحب حضور نظام کے دہلی تشریف لانے پر مستقبال کرنے والوں میں پیش تھے۔

یہی خواجہ صاحب ہیں جنہوں نے ۱۹۲۰ء میں ترک قربانی کا قہر

وغیرہ سے بھر پور ہوتا ہے۔

**خواجہ صاحب کیا ہیں؟**۔ اس سوال کا جواب دنیا نہایت مشکل ہے۔ سر آغا خان کی تعریف کرتے ہوئے آغا خان سودا اور جھٹکے کے جواز کا فتویٰ دیتے ہوئے محمد ونیری سینا دہلوی میں گانا سنتے ہوئے ندمزاج مجلسِ قوالی میں طبلہ و مزامیر کی گتوں پر سر ہلاتے ہوئے بدعتی صوفی۔ سیدنا امیر معاویہ و دیگر اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم کو اپنی تصانیف میں گالیاں دیتے ہوئے رافضی۔ ترک قربانی گاؤں کا وعظ کرتے ہوئے اتحاد پسند لیڈر شدھی کے مقابلہ میں بازاری عورتوں کو مبلغ اسلام بنانے کی سعی کرتے ہوئے فتنہ انگیز۔ ابن سعود کی تعریف کرتے ہوئے وہابی۔ اور خواہر زادہ سلطان المشائخ ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے حنفی و سنی جوشتی۔

غرض اپنے اپنے موقع پر سب کچھ بن جاتے ہیں۔ عہدِ حاضر کے اس حس ابن صباح ثانی نے اپنے دامِ تزویر میں ایک عالم کو پھنسا رکھا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ خواجہ صاحب سبھی کچھ ہیں۔ مگر حنفی و سنی اور حشیتی و نظامی نہیں ہیں۔ لہذا ہمارا فرض ہے کہ عامۃ المسلمین کو اس حقیقت سے آگاہ کر دیں۔ رستہٴ پیشوا کے علی نمبر ۲۲۳ پر خواجہ صاحب کا عملان شائع ہوا ہے۔ کہ اگر میں سنی ہوتا تو سبھی ولایت کے معاملہ میں حضرت علیؑ کو حضرت ابو بکرؓ پر افضل مانتا۔ میں نہ شیخ ہوں نہ سنی میں تو ایک عادل مسلمان ہوں۔

اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خواجہ صاحب کوئی اپنا دنیا

والا رسالہ لکھ کر مسلمانوں کو گائے کی قربانی ترک کر دینے کا شورہ دیا۔ اور یہی خواجہ صاحبؒ ۱۹۲۶ء میں مبلغ اسلام کا روپ دھارن کئے ہوئے نمودار ہوئے۔ شروہا سند نے شدھی کی تحریک کا آغاز کیا۔ اور خواجہ صاحب نے تبلیغ کا ڈھونگ قائم کیا شروہا سند اور اس کی جماعت نے عٹوس کام کیا۔ مگر خواجہ صاحب سوائے پوسٹر بازی اور پڑھے لکھے لوگوں میں مبلغ اعظم ہونے کا پرچار کرنے کے اور کوئی عملی کام نہ کر سکے۔ آپ کی ادارت میں بیسیوں رسائل و جرائد جاری ہوئے۔ اور بہت جلد مردم آباد کو چل دیئے۔ آپکے خلفاء و حواریں بھی آپ کی سیرت متقدسہ پر عمل ہیں۔ ان کا بھی کوئی دین و مذہب اور اصول معلوم نہیں ہوتا۔ آپکے ایک پیچیلے عبدالحمید نے رسالہ "مولوی" جاری کر رکھا ہے۔ نام دیکھو اور رسالہ کا حجم دیکھ کر ہر شخص فریفتہ ہو جاتا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ لفظ مولوی کی آڑ میں کوک شاطر شب عروسی سے پہلے۔ اور شب عروسی کے بعد۔ دو شبزو۔

سیان بیوی کے خطوط۔ مرد و عورت۔ صنفِ نازک "میں کنابوں کی اشاعت اور جلب زر کا ہونا ناک دام بچھا رکھا ہے۔ خواجہ کے دوسرے مرید بقائی صاحب بھی پیشوا کے ذریعہ کتابوں کی تجارت کر رہے ہیں۔ کتابوں کی تجارت فی نسبہ میوہا مرہنہ ہے مگر دینی رسائل کی آڑ میں فحش اور مجرب اخلاق کتابوں کا پراپیگنڈا کرنا نہایت ہی مذموم امر ہے۔ اسی طرح حسن نظامی کے خلیفہ اعظم علاء الدین صاحب نے نظام المشائخ جاری کر رکھا ہے۔ جس میں مضامین سے زائد جہتہ اشتہارات کا پلٹہ

فرقہ عادلیہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ ورنہ آج سے پہلے اس مامل فرقہ کا کسی کتاب میں ذکر موجود نہیں۔

**سلطان المشائخ کے ملفوظات** سلسلہ عالیہ چشتیہ کے پیشوائے عظم مولانا علی کرم اللہ وجہہ ارشاد فرماتے ہیں۔ **حَدَّثَنَا هَذِهِ الْأُمَّةُ بَعْدَ بَنِيهِمَا آتِي بَكْرٍ ثُمَّ عَزَّ وَرَدَّ** (ابن عساکر) اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب افضل اور بہتر ابو بکر ہیں۔ اور پھر عمرؓ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اسھی سندوں کے ساتھ یہ حدیث ثابت ہے۔ دیکھو! حوازی رحمہ اللہ اس سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں ایک اعلان فرمایا تھا۔

**مَنْ فَضَّلَنِي عَلَى آتِي بَكْرٍ جَلَدْتَهُ حَذَّ الْمَغْزَى** جو مجھے ابو بکر سے افضل قرار دے گا۔ میں اسے مگڑی کی حد یعنی ناشی درے لگا دوں گا۔ خواجہ صاحب اپنے آپ کو نظامی لکھتے ہیں اور سلسلہ چشتیہ نظامیہ کے پیشوا حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین محبوب الہی رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ کے مجاور بھی ہیں حضرت سلطان المشائخ نے اپنے پیروند حضرت بابا فرید الدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کتابی صورت میں جمع کئے تھے۔ اس میں ارشاد فرماتے ہیں:-

۱) شیخ نے ارشاد فرمایا کہ اہل سلوک فرماتے ہیں۔ کہ جو مرید یا شیخ قانون مذہب اہل سنت والجماعت پر ہوگا۔ اور اسکی کیفیت و حالت و حکایت موافق کتاب اللہ و سنت رسول اللہ نہ ہوگی۔ وہ رہزن ہے۔ (مجلس پنجم ۷ شعبان ۸۷۳ھ قول ملا راحت القلوب) (۲) ایک دفعہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بڑبڑا پید کو کندھے پر بٹھائے ہوئے لے جا رہے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ وسلم نے قسم کیا۔ اور فرمایا سبحان اللہ! دو نفی جنتی کے کندھے پر سوار ہوئے جا رہا ہے۔

(مجلس ۲۱-۱۰ محرم ۵۶۷ھ راحت القلوب)

علاوہ ازیں حضرت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات آپ کے خلیفہ خاص حضرت سید علاء سنجر رحمۃ اللہ علیہ نے فوائد القواد کے نام سے مرتب کئے تھے۔ اس مجلس ۷ صفر ۸۷۳ھ قول ۳۷ میں یوں مذکور ہے۔ کہ حضرت سنجر فرماتے ہیں:-

ایک مرتبہ میں نے عرض کیا۔ کہ حضرت معاویہ کی نسبت کیا اعتقاد رکھنا چاہئے۔ فرمایا وہ مسلمان تھے۔

**۱۰** حضرت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ اور نہ ہی آپ کی کوئی حقیقی خواہرنہی۔ جس سے اولاد ہوئی ہو۔ درگاہ سلطان المشائخ کے مدباخداں اور مجاور ہیں۔ جن میں سے ادبی و علمی قابلیت کی بنا پر خواجہ صاحب کو شہرت حاصل ہو چکی ہے۔

صحابی تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے تھے۔ ان کی بہن ام حبیبہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ تھیں۔“

افسوس آج خواجہ صاحب اپنے سلسلہ کے اکابر کی تصریح اور ان کے عقائد سے انحراف کر کے مسلمانوں کو ایک نئے دین (عادلیہ) کی طرف بلانا چاہتے ہیں۔ اور بہت محمدیوں مزید تشقت و افتراق پیدا کر کے مسلمانوں کو تباہی و ذلت کے گڑھے میں گرانے پر آمادہ ہو چکے ہیں۔

**عزیز حسن بقبائی**۔ آپ جریدہ ”پیشوا“ کے مدیر ہیں۔ اور حضرت خواجہ محمد باقی با اللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ہونے کے مدعی ہیں۔ سلسلہ نقشبندیہ کے پیشوائے عظم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے خلاف خواجہ صاحب کا ایک مضمون بعنوان ”علی ولی اللہ“ آپ کے جریدہ کے علی نمبر میں شائع ہوا تھا۔ خاکسار نے اس مضمون کا جواب لکھ کر ہفتہ عشرہ کے اندر بقبائی صاحب کی خدمت میں بھیجا۔

دس ماہ ہو چکے ہیں آج تک بقبائی صاحب نے وہ مضمون شائع نہیں کیا۔ جریدہ شمس السلام ماہ جنوری ۱۳۳۷ء کے صفحہ ۳ پر وہ مضمون درج کیا گیا تھا۔ افسوس ہے کہ بقبائی صاحب نے ایک خالص دینی عقیدہ کے معاملہ میں خواجہ صاحب کی پاسداری کی ہے۔ اور اسی طرح خواجہ صاحب کا مضمون پڑھ کر جو لوگ گمراہ ہوئے ہوں گے۔ ان کا بار بقبائی صاحب کی گردن پر ہوگا۔ بقبائی صاحب نے ماہ رجب ۱۳۵۳ء کے پیشوا ۱۵

پر لکھنؤ کے اخبار النجم کو خارجی اخبار کہہ کر اور صفحہ ۶۵ پر حسن نظامی کا ایک اور مضمون شائع کر کے اہل سنت کی دلآزاری کی ہے۔

**مولوی عبد الحمید صاحب**۔ آپ رسالہ ”مولوی“ کے مدیر ہیں رسالہ ”مولوی“ پنجاب کا تعداد اشاعت ہندوستان کے تمام اسلامی حرائد میں ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ اکثر مضامین نہایت مفید اور دلچسپ ہوتے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ عقائد کے معاملہ میں آپ خواجہ صاحب کے ہم عقیدہ واقع ہو گئے ہیں۔ آپ نے قادیانوں کے ایام تبلیغ اور جائزہ سیرت کا خیر مقدم کیا۔ اور قادیانیت کی اصل حقیقت کا انکشاف کرنے والوں کو ایک دفعہ بہت بُرا بھلا کہا تھا۔ جسے ”الفضل“ قادیان نے ”علماء کو رسالہ مولوی کی جگہ“ کے عنوان سے شائع کیا تھا۔ میرزا نایت کے رد میں آج تک کوئی مضمون آپ کے جریدہ میں شائع نہیں ہوا۔ بلکہ سنا گیا ہے کہ آپ نے اپنے سب سے بڑے قلمی معاون مولانا سید نذیر الحق صاحب قادی کو۔ قادیانیت کے خلاف لکھنے سے منع کر دیا تھا۔ اسلئے مولانا محمود نے رسالہ مولوی سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ اسی

رسالہ کے محرم نمبر میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف بے جواز الزامات لگائے گئے ہیں۔

**ملا محمد الواحدی**۔ خواجہ حسن نظامی کے خلیفہ عظم اور ان کے نائب ملا محمد الواحدی رسالہ نظام المشائخ کے مدیر ہیں۔ واحدی صاحب نے ایک دفعہ اپنے مرشد خواجہ حسن نظامی کے ساتھ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی فضیلت کے بارہ میں سخت اختلاف کیا تھا۔ مجھے اپنے متعلق

حسن ظن تھا۔ مگر نظام المشائخ ستمبر ۱۹۳۲ء کے صفحہ ۱۱ پر خاتم النبیین کے عنوان سے ڈاکٹر میر محمد اسماعیل قادیانی کا ایک مضمون دیکھتے ہی میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ ممکن ہے کہ واحدی صاحب نے اس مضمون کا بغور مطالعہ نہ کیا ہو۔ بہر حال ایک غالی قادیانی کا مضمون درج کر کے آپ نے قادیانی عقیدہ کی تبلیغ میں حصہ لیا ہے۔ مسلمانوں کا تیرہ سو سال کا متفقہ عقیدہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص وصف نبوت اور خدا کے ساتھ ہم کلامی سے متصف نہیں ہو سکتا۔ خداوند کریم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دے کر ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند کر دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتم النبیین کی تفسیر میں لاینبی بعدی فرمایا کہ ہر نئے مدعی الہام وحی کو کاذب و دجال قرار دیا ہے۔ قادیانی جماعت مسلمانوں کے سیزدہ صد سالہ اجماعی عقیدہ قرآن و حدیث کی تصریحات کے باوجود یہ عقیدہ رکھتی ہے۔ کہ خاتم النبیین سے یہ مراد ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے اس امت میں نبی آتے نہیں گے۔ براہ راست نبی کوئی نہیں آئے گا۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت سے نبوت کا عہدہ ملا کر لگا۔ قادیانی اپنی اس تفسیر کی تائید میں کسی لغت عرب۔ کسی ضعیف سے ضعیف حدیث۔ کسی صحابی یا تابعی۔ مفسر یا محدث کا قول پیش نہیں کر سکتے۔ مگر ڈاکٹر محمد اسماعیل نے اپنے مضمون میں اس مفہوم کو نہایت ہی دجل و غلبے کے رنگ میں ادا کیا ہے لکھتا ہے

آپ کی بعثت سے آج تک کسی اور نبی کے متبع نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ مجھے اپنے نبی کے فیض سے آپی کلام۔ اور الہام کا شرف حاصل ہوا ہے۔ یہ فیض آپ کے آنے کے بعد صرف امت محمدیہ سے ہی مخصوص اور محدود ہو گیا ہے۔ نظام المشائخ۔ ستمبر ۱۹۳۲ء ص ۱۱

مگر میرا صاحب اس جگہ اپنے گور و جی کا وہ ارشاد بھول گئے جس میں میرزا جی ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ حضرت موسیٰ کی پیروی سے ان کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے۔ ”الحکم ۴۴ نومبر ۱۹۳۲ء“ مگر قرآن کریم نبوت کو اکتسابی چیز قرار نہیں دیتا۔ اللہ اعلم حیث یجعل ہر سالتہ۔ نیز ہر رسول جب تک منصب رسالت پر مامور ہو مطاع ہوتا ہے۔ مطیع نہیں ہوتا مآ اَنسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ط۔ آگے چل کر ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں، کہ

آج تک ہزاروں لاکھوں ایسے گذرے ہیں۔ اور موجود ہیں۔ جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے طفیل دروازہ کلام الہی کا کھلا۔ اور خدا تعالیٰ کا وصال اور قرب نصیب ہوا۔ پس اس لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہی ہیں۔ (رسالہ مذکور ص ۱۱)

کیا ڈاکٹر صاحب ایسے مدعیان کی تعداد بتا سکتے ہیں جنہوں نے خدا سے ہم کلام ہونے کا دعویٰ کیا ہو۔ اور امت محمدیہ نے انہیں کافر و کاذب قرار دے کر ان کا ماقاعدہ نہ کیا ہو۔ نبوت محض خدا کی موہبت ہے۔ اس کا تعلق کسب و اکتساب سے



نہیں ہے۔ مگر ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔

”جتنا جتنا کوئی اخلاق میں عادات میں عبادات میں علم میں محبت الہی میں آپ کا مشاہدہ ہوتا جائے۔ یہاں تک کہ آخر مقام وصل الہی یعنی اس دنیا میں اللہ تعالیٰ سے ہم کلام کا شرف حاصل کرتا ہے“ (رسالہ مذکور ص ۱۱)

آخر میں ڈاکٹر صاحب اپنے گورو جی میرزائے قادیان کی نبوت کا پراپیگنڈا کرنے کے لئے تحریر فرماتے ہیں۔  
”ہم خود گواہ ہیں کہ اس زندہ نبی کے فیض سے یہ زمانہ بھی محروم نہ رہا“ (رسالہ مذکور ص ۱۱)  
باقی آئندہ

## گلدستہ خبر

کراچی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے تنویر رام کو ایک سلمان عبد القیوم نے کراچی میں قتل کر دیا تھا۔ عدالت جوڈیشل کٹھنر سے غازی عبد القیوم کو چھانسی کا حکم سنایا گیا ہے۔ غازی موصوف نے کاروائی عدالت میں حصہ نہیں لیا کسی قسم کی صفائی نہیں پیش کی۔ آپ نے نہایت دلیری و جرات سے اپنے جرم کا اقبال کرتے ہوئے عشق رسول میں ہر سزا برداشت کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ چھانسی کا حکم کر غازی صاحب نے حج کا شکر بوا دیا کیا۔ اور شادانِ فرحان جیل خانہ کی طرف چلے گئے۔ جاتی دفعہ اپنے ایک رشتہ دار کو فرمایا۔ ”خدا کا شکر ہے کہ میری مراد پوری ہوئی اور یہ جان بھی ٹھیک کام آئی ہے“ بنا کو نہ خوش رہے نہ کجاک خون غلطیدن \*

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینتِ راد

قصور۔ بالاشاہ قصوری کے قاتل۔ غازی محمد صدیقی کے مقدمہ کا تاحال فیصلہ نہیں ہوا۔

قادیان۔ مورخہ ۲۱-۲۲-۲۳ و اکتوبر ۱۳۳۷ء کفرستان قادیان میں اصرار تبلیغ کا نفرین منعقد ہوئی۔ بقول روزنامہ احسان لاہور کم و بیش ایک لاکھ آدمی کا نفرین میں شامل ہوئے۔ جلسہ گاہ میں حاضرین کی تعداد چالیس پچاس ہزار سے زائد رہی۔ ہر سہ ایام کو گول کی آمد رفت جاری رہی۔ حکام ریوے نے ان ایام میں سپیشل فربینوں کا انتظام کر دیا تھا۔ مجاہدین اسلام کے نعروں کے گہرے کپڑے قادیانیوں کے کپ میں لرزہ طاری کر دیا۔ علمائے کرام کی کثیر تعداد نے کا نفرین میں شامل ہو کر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ مدراس، کلکتہ، رنگون، صوبہ سرحد۔ ریاست

بہاولپور۔ اور دور و دراز سے خائینگان تشریف لائے۔ کا نفرین میں قادیانیت کے خلاف زبردست تقابروں ہوئیں۔ دایکس اے کو نسل میں نظر اللہ قادیانی کے تقرر کے خلاف آواز بلند کی گئی۔ اور ظفر اللہ کے حامی سر فضل حسین کے خلاف عدم اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ حکومت سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ آئندہ مردم شماری میں میرزائیوں کو اسلامی فرقہ قرار نہ دیا جائے۔ نیز میرزائیوں کے دلدار اور سرپرست کی صفائی کا مطالبہ کیا گیا۔ تاریخ قادیان میں یہ کا نفرین ہمیشہ یادگار رہے گی۔ سولہ میرزائی ہتھیار باسلام ہوئے۔ میرزا محمود نے کا نفرین کا بائیکاٹ کر رکھا تھا۔ کسی میرزائی کو کا نفرین میں شامل ہونے کی اجازت نہ تھی۔ ورنہ امید تھی کہ صدر میرزائی قبول اسلام کا اعلان کر دیتے۔

بھیرو۔ بمقام جامع مسجد بھیرو مورخہ ۲۰ نومبر ۱۳۳۷ء

حزب الانصار کا پانچواں عظیم الشان سالانہ جلسہ منعقد ہو گا۔ ملاکے

نامور علما کو دعوت شمولیت دی گئی ہے۔ قارئین ان تاریخوں کو نوٹ فرمائیں۔

**سیال شریف**۔ مورخہ ۲۰ رجب بتقریب عرس مبارک حضرت اشرف الاولیاء خواجہ محمد دین رحمۃ اللہ علیہ علمائے کرام و مشائخ عظام کا ایک خاص جلسہ منعقد ہوگا جس میں حضرت سجاد نشین صاحب کے ایما سے سرزمین حجاز کے مفلوک الحال باشندوں کی اعانت اور ساکنان عربین الشرفین کی اقتصاد ی تباہی پر غور و غوض ہوگا۔

نواب قریشی میاں محمد حیات صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ ایم۔ ایل۔ سی۔ رئیس اعظم صابو وال۔ مبلغ شاہ پور۔ کو حضرت سجادہ نشین صاحب نے سرمایہ اعانت کے لئے خازن مقرر فرمایا۔ قریباً ایک ہزار روپے کے وعدے ہوئے۔ اور مزید سرمایہ فراہم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ کسی قدر سرمایہ فراہم ہو جانے کے بعد ہندوستان کے متمول و صاحب ثروت مخیر اصحاب کو اس کا رخیہ میں حصہ لینے کی دعوت دی جائے گی۔ نیز قرار پایا کہ اسال حج کے موقع پر دو ایسے نمائندے بھیجے جائیں جو مصارف سفر اپنی گرو سے ادا کریں۔ اور سرزمین حجاز کے باشندگان کی حالت معلوم کر کے

ان کی امداد کی مفید و موثر تجاویز وہاں کے سربراہان و افراد خاص کے مشورہ سے مرتب کریں۔ اور اپنی رپورٹ حضرت سجادہ نشین صاحب قبلہ کی خدمت میں پیش کریں۔ اس کام کے لئے صاحبزادہ سید حاجی محمد فضل شاہ صاحب سجادہ نشین جلال پور شریف۔ اور خان صاحب حاجی شیخ فضل حق صاحب پراچہ ایم۔ ایل۔ اے۔ نے اپنے آپ کو پیش کیا۔ امید ہے کہ ہر دو اصحاب اس سال سرزمین حجاز میں جا کر وہاں کے حقیقہ دیدہ حالات سے مسلمانان ہند کو مطلع فرمائیں گے۔

حیدر آباد دکن۔ اعلیٰ حضرت حضور نظام دکن خلد اللہ ملک و سلطنت نے ایک اعلان شایع کیا تھا کہ آپ کو حنفی نقضیہ سے تعلق رکھتے ہیں اس پر دنیائے اسلام میں رنج و غم کی لہر دوڑ گئی۔ لوگ نقضیہ فرقہ کی تشہیر کے میں طرح طرح کے قیاسات دوڑا رہے تھے۔ شکر ہے کہ اعلیٰ حضرت نے اپنے تازہ اعلان میں لفظ نقضیہ کی تشہیر فرما کر حاتمہ المسلمین کیلئے کسی قدر تسلی و اطمینان کا ذریعہ ہم پہنچایا ہے۔ شاہی اعلان میں واضح کیا گیا ہے کہ لفظ نقضیہ سے مراد یہ ہے کہ حضرات خلفائے راشدین کو بہ ترتیب خلافت ایک دوسرے پر فضیلت حاصل ہے۔ مگر ولایت کے بارہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا درجہ سب سے بڑھا ہوا ہے۔ اگرچہ ولایت کے بارہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو تمام اصحاب سے افضل قرار دینا اہل سنت و الجماعت صوفیائے کرام اور سلف صالحین کے مسلک کے خلاف ہے تاہم خلافت کے بارہ میں خلفائے راشدین کا حسب ترتیب ایک دوسرے سے افضل ہونا تسلیم کر کے اعلیٰ حضرت نے کروڑوں بندگان خدا کے مضطرب دلوں کو تسکین عطا کی ہے۔

کوٹلہ سیدال۔ مبلغ جہلم میں ہیرہ سے چند کوس کے فاصلہ پر ایک گاؤں آباد ہے۔ نام کوٹلہ سیدال تھا مگر آج کل وہ کوٹلہ شیعان بن گیا ہے۔ وہاں کے تمام سید چند سال کے عرصہ میں شیعہ مذہب قبول کر چکے ہیں شیعہ بن جانے کے بعد مالکان وہ نے اپنی سنی رعایا کو طرح طرح کے مصائب گناہ نہایا۔ اور اپنے مزارع ان کو شیعہ مذہب قبول کرنے پر مجبور کیا۔ ان کے مکالم ناقابل برداشت صورت اختیار کر چکے ہیں۔ وہاں کے امام مسجد صاحب بھی اپنے باپنی مذہب کو ترک نہ کرنے کی پاداش میں



باقہ دھڑے ہوئے دمشق کے سنارہ بیضا پر زول فرمائینگے۔

## انگریزی عبارت کا ترجمہ

اصول ہائے سائنس مصنفہ و۔س جیونڈز

مطبوعہ ۱۹۰۷ء صفحہ ۷۳

قوانین قدرت یکسانیتیں ہیں۔ جو خاص مادی کارکنان کے عمل میں موجود۔ مشاہدہ کی گئی ہیں۔ مگر از روئے منطق یہ ثابت کرنا ناممکن ہے کہ باقی تمام کارکنان ضرور ایسا ہی سلوک کریں گے جیسا کہ یہ کرتے ہیں۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ علم طبعی کی خاص شاخوں کا حد سے بڑھ کر تنہا یا نہ مطالعہ کرنا ایک محدود برہمی ہوئی اور مخلوق طبعیت پیدا کر دیتا ہے۔ اس کامیابی سے وجدیں اگر جس سے ورگے ٹھوڑے سے گروہ قوانین کی ظاہری حکمرانی کے تحت میں لائے جاتے ہیں۔ تحقیقات کرنے والا جد بازی

سے یہ خیال کر لیتا ہے کہ وہ موجودیت کی اخیری کسانوں کے پاس پہنچ گیا ہے۔ لیس دار مادہ کا ایک ذرہ علم کیمیائی کے معمولی قوانین کی تابعداری کرتا ہوا پایا گیا ہے۔ مگر باوجود اس کے یہ حرکت بھی کرتا ہے اور زندہ بھی ہے۔ لہذا دنیا کو یہ کہا گیا ہے کہ وہ یقین کرے کہ علم کیمیائی موجودیت کے اسرار کو حل کر سکتا ہے +

## قدرتی قانون کا معنی

پندرہ قانون کی حیثیت فاینوں اور غیر فاینوں کے مکران کی جگہ تاسے اور یہ عام طور پر فرض کیا ہوا معلوم ہوتا ہے کہ یہ یونہی

نام دیئے قوانین قدرت۔ اسی طرح انسان اور اس کی خالق پر حکمرانی کرتے ہیں۔ یہ خیال کیا گیا ہے کہ قدرت کے طریق کی علم۔ حرکت و سکون کے غیر تبدیل شدنی اصول تعین کرتے ہیں جو کہ اس وقت سے کام کر رہے ہیں جب سک دنیا شروع ہوئی اور ہمیشہ کے لئے کام کریں گے +

اگر تمام ہشیار کی ابتدا ایک نریک پیدا کنندہ فمیر کی طرف منسوب کی بھی جاتی ہے۔ تب بھی یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس وجود نے طاقت اختیار العنانی چھوڑ دی ہے۔ اور ایک انسانی قانون ساز کی طرح ان قوانین کے ماتحت ہو گیا ہوا ہے جو اسے خود بنائے ہیں۔ ایسے خیالات کو میں (بالائی) طبعی اور غلط خیالات کہوں گا۔ کیونکہ میرے خیال میں یہ نتیجہ نکالنے کے سائنسی اصول اور اس علم کے یقینی ہونے کے درجہ کے باطل گمان سے لئے گئے ہیں جو علم کہ ہم نتیجہ عام نکالنے کی تحقیقات سے حاصل کر سکتے ہیں +

ایک قانون قدرت۔ جیسا کہ اس فقرہ کا معنی میں خیال کرتا ہوں۔ ایک ایسی یکسانیت نہیں ہے جس کی تابعداری فی الحقیقت وہ ہشیار کرتی ہیں جو ہمارے مشاہدہ کی نیچے آچکی ہیں۔ ایسی اشیاء کے ظاہر ہو جانے میں جو کسی قانون قدرت کی استثنائیں ثابت ہو جائیں منطقی کے ساتھ کچھ بھی متضاد نہیں ہے۔

شاید کہ بہترین قائم کردہ شدہ قانون وہ ہے جو کہ شش نقل

اور مادہ کی خود بخود اپنی حالت سکون و حرکت نہ بدلی کی طبعیت کے درمیان ایک غیر تبدیل شدنی رشتہ ظاہر کرتا ہے جس

کہ تمام کشش ثقل رکھنے والے وجود طبعیت غیر تبدیل کر دئے  
حالت رکھتے ہوئے پائے گئے ہیں اور تمام  
صفحہ ۳۸ <

وجود جو طبعیت غیر تبدیل کر دیتے حالت رکھتے ہیں۔  
کشش ثقل رکھتے ہوئے پائے گئے ہیں۔ لیکن ہمارے طریق سائنسی  
کو یہ کوئی گالی نہ لگ جائے گی۔ اگر کوئی شے آخر کار کشش ثقل  
رکھتی ہوئی بغیر طبعیت غیر تبدیل کر دینی حالت ظاہر ہو جاوے  
اگر قانون تشدد سے تعریف کیا جاوے اور صحیح طور پر منسے کیا  
جاوے تو قانون خود اس امکان کو تسلیم کر لے گا کیونکہ ہر ایک  
قانون کے بیان کے ساتھ ہم ان مثالوں کی تعداد کا ایک تخمینہ  
شامل کرنا چاہیے جن مثالوں میں یہ قانون صحیح ثابت شدہ  
مشاہدہ کیا گیا ہے۔ اور ان سے اس اعلیٰیت کا اندازہ کرنا  
چاہیے جس کے مطابق یہ قانون ان مثالوں کے عین مابعد  
کی مثال میں صحیح ثابت ہوگا۔ اب جیسا کہ ہم نے معلوم کیا  
(دیکھو صفحہ ۲۵۹) کوئی مستہ تعداد مثالوں کی اس امر کی  
ہماری ذمہ داری نہیں اٹھانی کہ ہم امید کریں کہ ان کے ساتھ  
کہ عین مابعد کی مثال اسی خصلت کی ہوگی۔ ان فارسیوں  
رمساوات گھیت، میں جو کہ اعلیٰیتوں کے طریق معکوس سے  
حاصل ہوئے ہیں یا ایک اکائی اس اعلیٰیت کو ظاہر کرتی  
ہوئی ہمیشہ عیاں ہوتی ہے جس کے مطابق یہ ظاہر ہوتا ہے کہ  
ہمارا نتیجہ غلطی خوردہ ہوگا۔ میں اس خیال سے بھی اتفاق نہیں  
کرتا کہ ایسے بنیادی قوانین قدرت میں بھی کوئی ضروری راستی

ہے۔ جیسے کہ غیر معدوم شدنی مادہ۔ قیام طاقت۔ یا قوانین  
حرکت ہیں۔ یقینی یہ امر ہے۔ کہ مردمان سائنس نے اور قوانین  
کی تکمیل شدنی کو ادا رک کیا ہے۔ اور ان کے ریاضیہ نتائج  
کی تحقیقات کی ہے۔ ایسٹری نے دوامی حرکت کی ریاضیہ شرائط  
کی تحقیقات کی (دیکھو صفحہ ۲۷۳)۔ اور لاپلاس اور نیوٹن نے  
ایسی خیالی قوانین قولے کی بحث کی جو کہ ان قوانین کے مستند  
تھے۔ جو کہ دنیا میں عمل کرتے ہوئے مشاہدہ کئے گئے ہیں دیکھو  
صفحہ ۲۴۲ اور ۲۴۶ >

قوانین قدرت جیسا کہ میں ان کو ملحوظ رکھنے کی جرأت کرتا  
ہوں۔ محض عام مسئلے ہیں جو کہ ان خاصیتوں کے باہمی بدشتہ  
سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو خاصیتیں کہ ان وجودوں میں صادق  
آتی ہوئی مشاہدہ کی گئی ہیں۔ جو وجود کہ اب تک مشاہدہ ہوئے  
ہیں۔ اس بات کو خیال میں باندھ لینے کے زور پر کہ ہمارا تجربہ  
مناسب وسعت کا ہے۔ اور یہ کہ کوئی مطلق العنان مداخلت  
واقعہ نہیں ہوتی۔ ہم تب اس کے قابل ہوتے ہیں کہ اعلیٰیت  
قراردیں ہمیشہ یقینیت سے کم کہ عین مابعد کا جو وجود کیسی  
ہی ظاہری خصلت کا ہو۔ ان قوانین سے وسعہ ساز ہوگا >

صفحہ ۲۲ <  
قدرتی قوانین کی اعلیٰ برائے حکمرانی

ایک اور خیال اپنے تئیں پیش کرتا ہے۔ ایک قدرتی قانون  
مشلا کشش ثقل ان کارکنوں کے عمل میں جو کہ اس کے چورائے گئے  
کئے ہیں۔ ایک خاص یکسانیت بیان کرتا ہے۔ اور یہ امر ان



کیسہائے اعصابی کے عمل سے علم کیمیائی کا کوئی قانون نہیں ٹوٹتا اور ریشہ ہائے اعصابی کے بغض کان سے علم طبعی کا کوئی قانون لیکن ہمارے سائنسوں پر کسی چیز کے زیادہ کے جانے کی ضرورت ہے تاکہ ہمارے لئے یہ ممکن ہو جائے کہ ہم ان لطیف تماشائوں کی توضیح کر لیں۔

اب سائنس میں یا طریق سائنس میں قطعاً کوئی چیز موجود نہیں ہے جو ہماری یہ ذرہ واری اٹھائے کہ ہم قوانین قدرت کی اس اعلیٰ برائے حکمرانی کی حد متروک کر لیں جبکہ کئی بے شبہ مثالوں میں ہم ایک قانون کو دوسرے قانون سے اوپر سوار دیکھتے ہیں۔ اور ہمارے تجربہ کے خاص نقاط پر اس میں کہ وہ شہدہ نتائج پیدا کرتے ہوئے۔ تو ہم یہ جرات نہیں کر سکتے کہ یہ تقدیرین کریں کہ ہم نے ان عجیب تماشائوں کو ختم کر لیا ہے جن کے لئے مادہ کی اصلی بناوٹ میں انتظام کیا گیا ہوا ممکن ہو۔

یہ ممکن ہے کہ دنیا اس طرح تجویز کی گئی ہو کہ یہ طویل اوقات کے لئے غیر تبدیل شدہ تجربہ کی یکساں گردش میں استمرار کرے۔ اور تاہم یہ کہ مستثنائی خصلت کے واقعات وقتاً فوقتاً پیدا کئے جاتیں۔

بیلیج نے اس نہایت عیق اور فصیح کتاب میں جس کا نام ہم رسالہ برج واٹر ہے۔ یہ دکھایا ہے کہ خیالی طور پر انسانی کارپکروں کے لئے یہ ممکن ہے کہ ایک کل تجویز کریں۔ جو دھانی پھر پور اور درمیں دیوروں کی بنی ہو جو کہ قدریوں کی کسی مستثنیٰ تعداد کے لئے ایک سادہ قانون کے مطابق بلا تعبدی کام کرے۔ اور

انہوں پر جو کہ وہ کارکنان پیدا کر سکتے ہیں۔ خاص ریاضیاتی بندشیں پیدا کر رہے۔ جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں۔ مگر کشش ثقل کے علاوہ اور قوتیں اور قوانین بھی ہیں۔ ایک قوت کا دوسری قوت پر غالب آنا ممکن ہے۔ اور یہ ممکن ہے کہ دو قانونوں کی تابعداری ہو رہی ہو اور ساتھ ہی ممکن ہے کہ ہر ایک قانون دوسرے کے عمل کو چھپا رہا ہو۔ مادہ کی فاعل و فی بناوٹ میں پوشیدہ کامیوں کا ہونا ممکن ہے۔ جن کا اپنے مقررہ قوانین کے موافق عمل کر کے ناگہانی اور ناامید کردہ شدہ تبدیلیاں پیدا کر دینا ممکن ہے۔ ایسا کم از کم گذشتہ زمانہ میں وقتاً فوقتاً پایا جا رہا ہے۔ اور ابنا جھین کرنے کے لئے ہر ایک دلیل موجود ہے کہ آئینہ بھی ایسا ہی ڈیا جائے گا۔

سیدم زمانہ کے لوگوں کو یہ امر ناقابل یقین معلوم ہوتا تھا کہ ایک بچان پتھر دوسرے پتھر کو اپنی طرف کو داسکے۔ اور یہ کہ ایک ٹکڑا چوڑی سنگ جاذبہ کی قوت مقناطیسی کی مشابہت کر رہے کشش ثقل کے قانون کی کچھ کم مشابہت نہیں کرتا۔

ایک پودہ کو جہانتاب کہ اس کے ہر ایک کیسے یا بیٹے کا نطفہ ہے کشش ثقل نیچے کو کھینچتی ہے۔ مگر تاہم یہ اوپر کو بڑھنے میں اصرار کرتا ہے۔ جان و حیات ایک بوری بوری ہستیا ہے۔ کانی ہستیا کے سادہ تماشائوں کی۔ نہ اس سمجھیں کہ اولی قوانین کی تردید کرتی ہے۔ بلکہ اس پائے میں کہنی اور اور ناقابل شکست خصلت کی قوتیں کو ان پر زیادہ کرتی ہے۔

تاہم یہ کہ ایک مقررہ لحظہ پر خواہ وہ لحظہ کتنی ہی دور کیوں نہ ہو وہ کل قانون کی ایک واحد شکست ہو یا کہ نہ۔ مثلاً یہ ممکن ہے کہ ایسا ایک انجن قدرتی اعداد کو گنتا جائے یہاں تک کہ وہ اعداد ایک ایسے عدد تک پہنچ جائیں جس عدد کے ظاہر کرنے کے لئے دس کروڑ ہندسے درکار ہوں۔

اگر ہر ایک حرف اس جگہ کا جو کہ پڑھنے والے کی آنکھوں کے سامنے اب موجود ہے کہتا ہے بیبیج۔

ایک ہندسہ میں تبدیل ہو جائے اور اگر تمام ہندسے

ایسی ایک ہزار جگہوں میں کے بہ ترتیب لکھے

جائیں تاہم یہ نام بالکل اُس وسیع نیچے سے۔ جو

مشاہدہ کنندہ نے قدرتی اعداد کے قانون کی راستی

کے حق میں حاصل کی ہوگی بہت ہی کم ہونگے۔

تاہم جو انجن اپنے مستقیم کی پیش گوئی سے وفا

داری کرتا ہوا بعد گذشتہ ہزار اعمروں کے اپنا

فرش بجالائے گا۔ اور ایک وہ پہلی اگلی ہی مستشار

وقت کے منظور کردہ قانون کی۔ دیدہ بجا۔ اس ناامید

کردہ شدہ مثال کے ظاہر ہونے کے برخلاف اس کے

واقعہ ہونے سے عین پیشتر۔ کون سے اتفاقات

موجود ہوں گے؟

جیسا کہ بیبیج نے مزید دکھایا۔ ایک شمار کنندہ انجن

ایک پہلے قانون کے مطابق حرکات کی کوئی مطالعہ تصور اور

کرنے کے بعد یہ ہو سکتا ہے کہ اس میں ایک تبدیلی دفعہ

پیدا کر دی جائے پس کہ یہ انجن گنتا شروع کر دے۔

صفحہ ۳۳

مطابق ایک بالکل نئے قانون کے۔ ایک منتہی وقت کے

لئے قدرتی اعداد یعنی کے بعد یہ ممکن ہے کہ یہ انجن دفعہ ششٹی یا ہفتی

یا کبھی اعداد بیڑا شروع کر دے۔ اور ان تبدیلیوں کا وقت بعد از

وقت واقع ہونا جیالی طور پر سمجھ میں آ سکتا ہے۔ اب اگر ایسے وقوعے

ایک انسانی کاریگر کو خبر کر سکتا ہے۔ اور قبل از وقت ان کی پیش

بینی کر سکتا ہے۔ تو یقیناً یہ امر آجی کاریگر کی قدرت کے اندر ہے۔ کہ

اُسے ذرہ غیر شکستہ کی بناوٹ یا آسمانوں کی ساخت میں قانون

کی ایسی ہی تبدیلیوں کا انتظام کیا ہوا ہو۔

علم طبعیات چھانٹتا کہ اس کے سب سے اعلیٰ خیالات کا اعتبار

کیا جاسکتا ہے۔ دنیا کی گذشتہ تواتح میں قانون کی ایک تبدیلی

کی کچھ نشانیاں دیتا ہے۔ ان بتوں کے مطابق جو صاحب و نام

سن نے فیورٹر کے خیالی مسئلہ حرارت سے نکالے ہیں ہم ساس

اور انتشار سے۔ حرارت کے زائل ہو جانے کا ایک لانتہادور وقت

تک پہنچا سکتے ہیں۔ جب کہ تمام اشیاء یکساں ٹھنڈی ہو گئی۔

لیکن ہم ساتھ ہی گذشتہ زمانہ میں دنیا کی تواتح حرارت کا ایک

لانتہادور تک پہنچ نہیں لگا سکتے۔ اگر وقت کی ایک خاص منفی

قیمت لے جائے۔ تو وہ فادمیو لے غیر ممکن قیمتیں دیتے ہیں۔

جس امر سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دنیا میں کسی وقت کوئی ابتدائی

تقسیم حرارت واقع ہوئی ہے۔ جو کہ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ معلومہ

قوانین قدرت کے مطابق کسی اقبل کی تقسیم سے نتیجہ واقع ہوئی ہو

عالمانِ علم طبعی اسکار نہیں کرتے ہیں کہ اسکا نا ایسی قہیں طاقت کی موجود ہوں۔ جو نہی شکل حرکت ہوں اور نہی شکل درجہ بالائی۔ اور انداز غیر معلوم خصلت کی ہوں۔

ہم تصور کر سکتے ہیں کہ مخلوقاتِ مطلق ایک ایسی دنیا میں آباد ہو جہاں کا کرۂ ہوائی اوجہن اور سوختنی گیس کا جو کوئلہ کی کانوں کی ناری نم دماش گیس، کی سی ہو۔ بنا ہوا ہو۔ اگر وہ مخلوقات آگ سے بے بہرہ ہو تو ممکن ہے کہ وہ مخلوقات طویل زمانوں کے لئے اُن مہیب قوی سے ناکا ہو جو درہی ہو جن قوے کو ایک واحد چنگاری بازی میں لے آئے۔

ایک آنکھ کے جھکنے میں نئے قوانین کا عمل میں آجانا ممکن ہے اور وہ بیچارے مطلق مخلوق ہائے جو کہ ان کی اپنی دنیا میں اُس سلطنتِ قانون کے اُن کے اپنے علم میں اس قدر متیقن ہونگے کوئی مہلت نہ پائیں گے اس بات کے لئے کہ اپنے تمام مسئلہ خیالی کے اس گرجانے پر سوچ کر سکیں۔

کیا ہم اپنے منتہی علم کے ساتھ متیقن ہو سکتے ہیں۔ کہ ہمارے مسئلہ ہائے خیالی کا ایسا ایک گرجانا ممکن ہے۔

لونی کا علم سکول مائیمہ مطبوعہ ۱۹۰۴ء

صفحہ ۱۳۸

(دفعہ ۱۱۱-۱۱۰)۔ رشتہ در میان ایک گیس کے دباؤ اس کے درجہ حرارت اور نسبتی مقدار مادہ کے۔ تجربہ یہ دکھایا جاسکتا ہے کہ گیس کی ایک مقررہ مقدار مادہ کا حجم بمقیاس الحرات یکساں

اور مثالیں بھی ہیں جن میں زوالِ طاقت پر کا ایک غور اس خیال تک لے جاتا ہے کہ موجودہ ترتیبِ اشیاء کی قدامت کی ایک حد ہے۔ انسانی علم۔ البتہ غلطی کے قابل ہے۔ اور ان خیالی حسابوں میں کوئی بالانظری یا سادہ سازی مابعد میں دریا ہو جانی ممکن ہے۔ مگر چونکہ اس وقت موجودہ حالتِ علم سائنسی احوالِ زمین ہے جس پر یکسانیتِ قدرت اور مرفوضہ سلطنتِ قانون میں سے غلط نتائج نکلنے کی بنا رکھی ہوئی ہے، لہذا میں اس امر میں سچا ہوں کہ موجودہ حالتِ سائنس کو اپیل کر دو بحلاف ان (غلط) نتائج کے ۴

اب یہ خیالی مسئلہ حرارت ہم کو اس اشنلیٹیت میں بٹھاتا ہے۔ کہ یا تو ہم یقین کریں۔ کہ گذشتہ زمانہ میں ایک قابلِ تقرر تاریخ پر پیدائشِ دُلق، واقعہ ہوئی تھی۔ یا ورنہ یہ فرض کریں کہ کوئی ناقابلِ تشریح تبدیلیِ قدرتی قوانین کے عمل میں اس وقت واقعہ ہوئی تھی۔

علمِ طبعی اس خیال کی طرف کہ مادہ ایک لگاتار طریق موجودیت میں لا انتہا وقت کے لئے رہے گا۔ کوئی چہرہ (توجہ) نہیں دیتی، اگر گذشتہ زمانہ میں قانون کی ایک غیر استمراریت واقعہ ہوئی ہے۔ تو کون سی وجہ ہے کہ ایک میسا ہی واقعہ آئینہ زمانہ میں دنیا میں وقوع پانے کا منتظر نہ ہو؟ لا انتہا زیرِ کبریت و فطرت، مادہ میں ایسی کارکنی گاڑ سکی ہوگی کہ اس مادہ نے آنکھ کبھی باہنی مہیب قوے ہو پلانے کی ہوں۔ ہم رکھتے ہیں ایک بڑا عمدہ خیالی مسئلہ ہست قدامتِ طاقت۔ مگر بے بڑھے ہوئے



پکڑے اور وہ موجود ہے یعنی اسلام جس کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ تحقیق دین اللہ کے نزدیک اسلام ہے۔

لَهٰذَا اَوْسَبُ مَلِكٍ مَّكَرَ مَكْرَهِ طَبِيعٍ طَبِيعِیْنَ۔ اِلَّا اِلٰهَ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط۔

چارلس کے قانون کا دوبارہ ذکر کرنا مناسب ہے اور وہ ہے کہ اگر یہ قانون سچلے تو ہر گیس منفی ہو جائے اور معدوم ہو سکتے ہیں۔ اور گیس ایک مادہ ہے۔ لہذا اسی طرح یہ سمجھنا

طریق سائنس مستعمل کے رو سے جائز ہے کہ ایسے وسائل استعمال ہو سکیں جن سے گیس کی طرح تمام مادہ معدوم ہو جاوے۔ اور جو معدوم ہو سکتا ہے وہ پیدا بھی ہو سکتا ہے ہاں اگر یہ کہا جاوے کہ چارلس کا قانون ناقص ہے۔ اور اتنا ا و کمالاً صحیح نہیں تو یہ حالت باقی تمام قوانین قدرت کی بھی ہے

کہ وہ بھی اتنا ا و کمالاً صحیح نہیں ہیں۔ اور غیر معدوم شدنی مادہ بھی انہیں قوانین میں سے ایک قانون ہے۔ لہذا یہ قانون بھی اتنا ا و کمالاً صحیح نہیں۔ تو غیر معدوم شدنی مادہ کا قانون بھی صحیح نہ ہوا۔ اور یہ لازمی نتیجہ ہوا کہ ایسے خاص حالات ہو سکتے ہیں۔ کہ ان میں مادہ معدوم ہو جاوے۔ جب مادہ معدوم ہو سکتا ہے۔ تو پیدا بھی ہو سکتا ہے۔ تو کیسا سچا ہے اسلام جو ہم کو بتاتا ہے کہ اشیاء معدوم سے پیدا ہوتی ہیں۔ ہاں اشیاء میں علاوہ مادہ کے طاقت بھی ہے۔ (باقی آئندہ)

لوگ جو صد ہا سال سے بلکہ ہزار ہا سال سے اس انجن کو لگانا اعداد گنتا ہوا دیکھتے رہے ہیں۔ یہ قانون قائم کر لیں گے کہ یہ عام اعداد لگانا گنتا ہے۔ مگر یہ عین ممکن ہے کہ اس کے کاریگر نے اس میں ایک ایسی کٹار کھی ہو کہ متذکرہ بالا عظیم عدد کے بعد یہ بجائے لگانا اعداد گنتے کے آئندہ اعداد مسلسل کے مثلاً اعداد۔ یا مریخی اعداد یا کبھی اعداد گنتے لگ جائے۔ ایک لمحہ پیشتر اس کے کہ یہ ایسا

کرنے لگ جائے ہمارے قانون ساز کو کیا خبر ہو گی کہ یہ ایسا کر لگا۔ وہ تو اپنے سابقہ تجربہ پر نازاں گھمنڈ سے یہ کہے گا کہ زان بعد کا عدد سابقہ عدد سے صرف ایک بڑا ہو گا۔ مگر اس کی آنکھ جب ہی کھلے گی کہ یہ انجن اپنے استثنائیدہ اعداد گنتا شروع کر دے گا۔

پھر یہ بھی عین ممکن ہے کہ کاریگر ہڈانے ایک اور پرزہ رکھا ہو۔ جو عمل کرے اور پھر اعداد گنتا شروع ہو جاویں۔ اور پھر ایک مدت کثیر گزر جاوے۔ تو اس مدت کثیر کے نئے قوانین ساز میر

اصلی قانون شمار اعداد مسلسل قائم کریں گے اور بڑے زور سے اس امر کی تردید کریں گے کہ اس قانون کی کوئی بھی استثناء ہو سکتی ہے۔ مگر افسوس کہ ان عجیبروں کو معلوم نہیں کہ ان ہی پہلے عرصہ دہان کا قانون دان ایک استثناء کا مشاہدہ کر کے مراقتا۔ مگر صاف افسوس کہ یہ نئے قوانین ساز اپنے تجربہ ناقص کے گھمنڈ پر حق کی تردید کریں گے۔ اور حق کو نہیں مانتیں گے۔ تو گھانا ان کو ہو گا کہ پہلے تسلیم کنندہ کو +

لہذا معلوم ہوا کہ سائنس کو قانون ہائے قدرت مکمل معلوم نہیں ہیں۔ جب اسکی یہ حالت ہے تو اسکو چاہئے کہ ایک استناد



# یورپ میں تبلیغ اسلام ڈاکٹر خالد شیلڈرک کا اعلان حق

مشہور نو مسلم مبلغ ڈاکٹر خالد شیلڈرک نے مکتوب میں مسلمانوں کے ایک عظیم الشان جلسہ میں پانچھنک انگریزی میں تقریر کی۔ جبکہ حاضرین نے بڑی دلچسپی سے سنا۔ راجہ صاحب محمود آباد اس جلسہ کے صدر تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے پہلے اپنے مسلمان ہونے کی سرسری بیان کی اور فرمایا کہ عیسائیت اسلام اور دیگر مذاہب کا گہرا مطالعہ کرنے کے بعد جب میں مسلمان ہو گیا۔ تو میکروالدین اور احباب مجھ سے ناراض ہو گئے لیکن میں نے ہشلنگ فی ہفتہ مشاہور و پراگ اخبار کے دفتر میں ملازمت اختیار کر لی۔ میں نے ۱۹۰۲ء سے اب تک اپنے خاندان سے ایک پیسہ نہیں لیا۔ میں ہمیشہ اپنی مزدوری سے بنی نوع انسان کی خدمت کرتا رہا۔ امریکہ کے عیسائیوں اور پادریوں نے مجھ پر بڑا دباؤ ڈالا۔ اور مجھے بڑی سے بڑی خواہشیں کالاجی دیا۔ انہوں نے کہا کہ عیسائی ہو جاؤ اور عیسائیت کی تبلیغ شروع کرو۔ لیکن میں نے سوچا کہ یہ عرض میں فروکش بننا پسند کیا میں سچا مسلمان ہوں میں نے مسلمان ہو کر کوئی فتنہ یا سرمایہ مع نہیں کیا۔ میں نے اعلان کرتا ہوں کہ میں نے ہندوستان کے کسی رٹھیس سے ایک پیسہ تک نہیں لیا۔ بلکہ بفضل خدا اپنی کمائی کے پیسے سے اسلام کی خدمت کرتا رہا ہوں۔

احمدیہ مشن کا ڈھونگ

ہندوستان سے ایک احمدیہ مشن لندن گیا تھا جس نے ارکان مشن کو مسلمان بھجوا اور ان کے ساتھ اشتراک عمل کیا۔ خواجہ کمال الدین وغیرہ سے میری ملاقات ہوئی لیکن بعد میں مجھے معلوم ہو گیا کہ ان لوگوں کے ساتھ کام نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ مرزائی تھے۔ میں کبھی احمدی یا مرزائی نہ ہوتا۔ مذہب ہوں لیکن ان لوگوں کی عیاری دیکھیں کہ مجھے خواہ مخواہ احمدی مشہور کر دیا گیا۔ میں تو م سے گریز اور مذہب سے مسلمان ہوں۔ میں احمدی وغیرہ کسی فرقہ سے تعلق نہیں رکھتا۔ میں ایسی فرقہ پرستی سے بغض خدا بالاتر ہوں میں نے تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں بہت سی تکلیفیں اٹھائی ہیں لیکن میرے لئے وہ عین باعث ثواب ہیں۔ مجھستان میں میری باتوں پر استہزا کیا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ ایک دن ایک پادری نے میرے منہ پر دو پتھر سے مارا۔

## تبلیغ اسلام کی ضرورت

عیسائی پادریوں اور مغربی مصلحتوں نے اسلام کو ایسے غلط پیرایہ میں یورپ کے پیش کیا کہ وہ اسلام کو بتواتر ایک ڈراؤنی چیز خیال کرتے ہیں۔ وہ اسلام کی خوبیوں سے بیخبر ہیں۔ اس مقدس دین کے محاسن اور روحانی برکتوں سے نا آشنا ہیں۔ عیسائیوں کے پاس روپیہ ہے۔ وہ تبلیغ پر بھی روپیہ پانی کی طرح خرچ کرتے ہیں۔ اور لوگوں کو عیسائی بنانے کے بعد بھی کھلے دل روپیہ دیتے ہیں۔ کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ جو کہ کو مذہبی تسلیم نہیں دے جاسکتی بعض مسلم نوجوان

بھی رویہ کے علاوہ سے عیسائی ہو جاتے ہیں لیکن وہ عیسائیت کے پول سے خوب واقف ہوتے ہیں۔

## مسلم بچوں کی خدمت

انگلستان کے مسلمان بچے اتوار کے روز گرجوں میں جاتے ہیں کیونکہ گرجوں میں مسلم بچوں کے لئے عیسائیوں نے سنڈے سکول جاری کر رکھے ہیں۔ عیسائی ٹیچر اور پادری مسلمان بچوں کو سیرفریج کے لئے دیہات میں لے جاتے ہیں۔ ان کے تفریحی مشاغل پر کافی رقم خرچ کی جاتی ہے۔ اور انہیں عیسائیت میں جذب کرنے کی بیسیوں ترکیبیں مل میں لائی جاتی ہیں۔ اس صورت حال سے متاثر ہو کر میں نے اور میری پیاری بیوی نے مسلم بچوں کے لئے مسلم سنڈے سکول کھولا۔ ہم اپنے خرچ پر مسلم بچوں کو تفریحی محلات پر دیہات میں لے گئے۔ اور انہیں عیسائیت کے جال میں پھنسنے سے بچا لیا۔ میں نے مغرب میں اسلامی تبلیغ محض عملی نقطہ نگاہ سے کی ہے۔ کیونکہ سائنس اور آزادی کے موجودہ دور میں یہی ترکیب عمل کامیاب ہو سکتی ہے۔ بشرتی براداران ملت کو بھی یہ راز بھنسا چاہئے۔ ایسی کتابیں لکھنے سے کیا فائدہ؟ جنہیں مغربی ممالک کے باشندے پڑھ بھی نہیں سکتے۔

## تبلیغ اسلام کے متعلق ہدایات

دوبارہ غور میں اس امر کی اشد ضرورت ہے۔ کہ مذاہب کو جدید منوجات سے پیش کیا جائے۔ اس کو تنگ نظری سے محروم و دوزخ نہ بنایا جائے۔ بلکہ وسیع النظری سے کام لے کر مذہب کی

غیر خلق اللہ کی خدمت اور نئی نوع انسان کی اصلاح و ترقی فراہم کی جائے۔

یہ امر نہایت ضروری ہے۔ کہ ساری دنیا کے مسلمانوں کی ایک برادری قائم کی جائے۔ جاپان میں اسلامی مشن کام کر رہا ہے۔ لیکن جاپانیوں کو یہ بات بتانے کی سخت ضرورت ہے۔ کہ قومی نقطہ نگاہ سے اسلام اور قرآن کے کتنے عظیم فوائد ہیں۔ تبلیغ کیلئے دوسروں کے خیالات بذب کر لینے کی سخت ضرورت ہو۔ عیسائی مشنری اس راز سے خوب واقف ہیں۔ وہ جہاں جاتے ہیں۔ اسی رنگ میں عیسائیت کو پیش کرتے ہیں۔ جزائر فلپائن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک سیاہ قام حبشی کی شکل میں پیش کیا جاتا ہے۔ آج مسلمانوں کو یا بھی اتحاد کی بڑی ضرورت ہے۔ اسلامی مشنری صورت میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ جب تمام قومی ادارے ایک مسلک میں منسلک ہو جائیں۔ آج لاد مذہبی کا زور ہے۔ لوگ مذہب سے بے نیاز ہو کر رہ رہ کر ہر بیاد پر چڑھ رہے ہیں۔ ایسی صورت میں ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اسلام کو صحیح شکل اور اصلی رنگ میں لوگوں کے سامنے پیش کریں۔ ایسے دنیا کے لئے بھیانک اور ڈراؤنی شکل کا ہونا نہ بنائیں۔ ہماری زبان پر توین دین اور مذہب مذہب کے الفاظ جاری ہیں۔ لیکن غلطی پہلو سے ہم مذہب اور دین کے بہت دور چلے ہیں۔ دنیا صرف دو چیزوں سے تباہ ہو رہی ہے۔ ایک بجا مذہبی تعصب اور دوسرے قومیت یا نیشنلزم سے۔ گنہ و کیا جاتا ہے کہ جو لوگ زبان سے پابندی مذہب کے مدعی بنتے ہیں۔ وہ عملی طور پر صغر ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں جس شخص نے مجھے سب پہلو

ایک دن سمجھو تو اور اتحاد عمل ہو جائے گا۔ اور وہ آپس میں متحد ہو کر ترقی کر سکیں گے۔ چین کے مسلمانوں اور مسلمانوں میں کوئی تعصب یا ضد نہیں۔ چین کے بڑے بڑے جنرل اور فوجی عہدید مسلمان ہیں۔ زمانہ مستقبل میں چین کے ذمہ دار اشخاص مسلمان ہی ہوں گے۔ چین حیاتِ فاعل کر رہا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ عیسائیوں اور دیگر اقوام کے سامنے بڑی نرمی اور رواداری کے ساتھ اسلامی تعلیمات پیش کریں۔ اور ان پر واضح کریں کہ اسلام محبت و اِثار سے پھیلا ہے۔ نہ کہ بزورِ شمشیر جیسا کہ اعدائے اسلام نے مشہور کر رکھا ہے۔

**قادیانی جماعت کی نفی کرتی ہو۔**

**ڈاکٹر خالد شیلڈرک کا بیان**

اکثر مسلمانوں نے یہ دیکھا ہوگا کہ جب میں ہندوستان آیا ہوں۔ میری برابر مخالفت کی جا رہی ہے۔ انہیں یہ امر بھی تعجب انگیز معلوم ہو رہا ہوگا کہ آخر میں ان لوگوں کا نشانہ ملامت کیوں بن رہا ہوں۔ جو میرے سامنے تو میری ایسی کہتے ہیں۔ اور غیبت میں مجھے بدنام کرتے ہیں۔ بہر حال میں سمجھدار اور ذلیل بصیرت حضرات کے لئے حسب ذیل واقعات لکھتا ہوں۔

میں ۱۹۷۱ء کو یعنی مرزا غلام احمد کے پیروں نے جب انگلستان میں اپنا پروپیگنڈا شروع کیا اس کے دس برس قبل میں ذاتی غور و فکر کے بعد خود مسلمان ہوا۔ گو میں ان کی تحریک کی وجہ سے اسلام نہیں لایا۔ بلکہ مغرب میں ان کے مشن کے قیام کے

شراب پیش کی۔ وہ ایک مسلمان تھا۔ اس نے صرف آپ کو اترانے کی خاطر شراب پیش کی تھی، عیسائی تو خیر شراب پیتے ہی ہیں۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ کا پہلا معجزہ یہی تھا کہ انہوں نے پانی کو شراب بنادیا لیکن افسوس ہے ان مسلمانوں پر جو مسلمان ہونے کے باوجود شراب پیتے ہیں۔ کیونکہ اسلام میں شراب قطعاً حرام ہے۔

**یورپ کا آئینہ مذہب**

میں آپ لوگوں کو آگاہ کرتا ہوں۔ کہ آنکھیں بند کر کے مغرب کی اندھا دھند تقلید نہ کریں۔ کیونکہ مغرب راہِ مستقیم پر گئے والا ہے۔ محققین اور مبصرین کا قول ہے کہ یورپ کا آئینہ مذہب عیسائیت نہیں ہوگا۔ بلکہ اسلام ہوگا۔ یا اسلام عیسائیت اور بد مذہب کا پتھر ہوگا۔ بہر حال یورپ میں اسلام روز بروز ترقی کر رہا ہے۔ اپنی تقریروں اور تحریروں میں مانع کے بغیر اور گذشتہ فتوحات کے افسانے دہرانے کی ضرورت نہیں ہے یہ ایک بڑی کمزوری ہے۔ یورپ اور چین ایسی تقریروں کو سننا پسند نہیں کرتے۔ تم دنیا کو بتاؤ کہ اسکل تم بنی نوع انسان کی کیا خدمت کر رہے ہو عیسائی جب تبلیغ کے لئے اٹھتا ہے۔ تو پہلے ناول پیش کرتا ہے۔ تقریبی طور پر تقسیم کرتا ہے پھر دوسرے مذہب والوں پر تبلیغ کے ڈور سے ڈالنے شروع کر دیتا ہے۔

آپ کو یاد رکھنا چاہیے کہ ۹۹ فی صدی عیسائی اپنے مذہب اور مذہبی کتابوں سے ناواقف ہوتے ہیں۔

**چینی مسلمانوں کی بے تعصبی**

مجھے تو قہر ہے کہ چین کے مسلمانوں اور دیگر اقوام میں ضرور

امریکہ لکھتے ہیں: ”کتاب نے اس تمام مدت میں جس ایثار سے کام کیا ہے۔ اس کی کئی بے انتہا واقعات کرتا ہوں۔ آپ کی کتابیں اور رسالے ان لوگوں کی تعلیم کے لئے جو اس اتحاد کے مذہب کے متلاشی ہیں بہت مفید ہیں۔“ ان چند اقتباسات سے میرے کام کا اندازہ ہو گیا ہوگا۔ آئیے اب ذرا ان الزامات پر بھی ایک نظر ڈال لیجئے جو مجھ پر لگائے جا رہے ہیں۔

کہا جاتا ہے۔ کہ میری یہ سیاحت حکومت کے اشارے پر ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ میں نہ تو حکومت برطانیہ اور نہ کسی دوسری حکومت کا نوکر ہوں۔ نہ کسی سے تنخواہ پاتا ہوں۔ اور نہ کوئی حکومت میری سرپرست ہے۔ میں کسی حکومت کا تابعدار نہیں ہوں۔ اور میرا غصہ یا کسی دوسرے حکومت کی کسی سیاسی سازش سے کوئی تعلق ہے۔

مجھے یہ سن کر کہ میرا پولیس یا سی آئی ڈی سے کوئی تعلق ہے۔ سخت تعجب ہوا ہے۔ یہ محض سفید جھوٹ ہے میرا پولیس یا سی آئی ڈی سے مطلق تعلق یا واسطہ نہیں ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔

کہ میں فلسطین کے عربوں کا مخالف ہوں۔ یہ بھی بالکل غلط ہے۔ جیسا کہ مفتی اعظم و اعراب فلسطین خوب واقف ہیں۔ فلسطین میں جب بلوہ ہوا۔ تو مفتی اعظم نے سب سے پہلے مجھے تار یا کیو کیو میں انگلستان میں ان عربوں کے حقوق کے لئے عرصہ سے لڑ رہا تھا۔ میں برٹش ہلال احمر سوسائٹی کا انٹرنیسی سکریٹری ہوں۔ اور ہم نے فلسطین کے مصیبت زدہ مسلمانوں کی امداد کے لئے ۱۹۵۶ء و ۱۹۵۷ء میں مرتبہ اور پھر کچھ اور قیمیں بھیجیں۔

بہت پہلے سے میں نے تبلیغ اسلام شروع کر دیا تھا۔ متعدد انگریز مردوں اور عورتوں کو حلقہ بگوشیں دین جن اسلام بنا چکا تھا۔ مریضوں کی خبر گیری کرتا تھا۔ اور مسلمانوں کے حقوق کے لئے لڑتا تھا۔ ہندوستان کے اخبارات میں مجھے یہ لکھا گیا ہے۔ کہ میں احمدیوں کا مسلمان بنایا ہوا ہوں۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔

مسلمان پبلک نے پروپیگنڈا کے لئے جو قیمیں دی ہیں ان میں میری گذراوقات کبھی نہیں ہوتی ہے۔ میں نے خود اپنی محنت سے روزی حاصل کی۔ اور ہمیشہ اپنا وقت اور روپیہ تبلیغ اسلام کے لئے صرف کرتا رہا۔ مغرب کے غریب اور ملحد مسلمانوں کی امداد کرتا رہا۔ اور ذاتی قربانیاں کر کے برطانیہ کے مسلمان چہار زانوں کے حقوق کے لئے لڑتا رہا۔ اور میں نے مسلمانان ہند یا کسی اور مقام کے مسلمانوں سے کبھی کوئی چندہ وصول نہیں کیا۔

میری سرگرمیاں برطانیہ کے اندر ہی محدود نہیں رہیں۔ بلکہ ان کا دائرہ یورپ۔ امریکہ اور افریقہ تک رہا۔ چنانچہ ہوائیسی آغا خان مجھے لکھتے ہیں۔ ”مجھے یقین ہے۔ کہ آپ ہندوستان میں اسی طرح اچھا کام کر رہے ہو گئے جیسا کہ گذشتہ تیس برس سے آپ نے مغرب میں کیا ہے۔“ ہزار کیلنسی شیخ حافظ وہبہ سفیر سلطان ابن سعود متعینہ برطانیہ لکھتے ہیں۔ ”اسلام کے لئے آپ جو عظیم الشان خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ان پر میری دلی مبارکباد قبول فرمائیے۔“ ایم لبنیب فضل جنرل ممبر متعینہ

اس کے علاوہ ہم نے کانپور کے بلوہ کے بعد وہاں کے مسلمانوں کی مدد کے لئے ۳۰۰ روپیہ بھیجا اور جب سیلون دنگا میں سیلاب کی بدولت اکثر مسلمان غامنان برباد ہو گئے تھے تو ۳۰۰ روپے کو بمبئی بھیجے تھے۔ میں اعراب فلسطین کی موافقت میں پبلک تقریریں کر چکا ہوں۔ میں نے اپنی زندگی میں کبھی شیخ الاسلام کا لقب استعمال نہیں کیا۔

مجھے مسلمانوں سے ابھی تک کوئی چندہ نہیں ملا۔ اور میں نے اپنے جائے قیام کا کرایہ خود دیا۔ میں کبھی بغیر کرایہ دیئے کہیں نہیں رہا۔ اور نہ ہندوستانی نہ کسی دوسرے ملک کے مسلمانوں کے عطیات پر گزار اوقات کی۔

۱۹۲۵ء جیسا کہ سب کو معلوم ہو گا میں اپنا نہایت خطرناک آپریشن کرانے کے لئے ہسپتال میں داخل ہوا۔ اور ہمدنوں سسکی میں پڑا رہا۔ اسی دوران میں مجھ پر جو اس وقت کچھ نہیں کر سکتا تھا ناروا حملے کئے گئے تھے۔ اور کونسل ویسٹن اسلامک ایسوسی ایشن نے اس کا جواب دیا ہسپتال چھوڑنے کے بعد بجائے اس کے کہ میں آرام کروں اور کمزوری دور کروں۔ میں دورہ کر کے برطانیہ کے مسلمان جہاز رانوں کے لئے جن کی روٹی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا اور جن کے اہل و عیال فاقہ کر رہے تھے۔ لڑا۔ اور اسی وجہ سے میں نے رسالہ "دی مٹارٹ" انگریزی تبلیغی رسالہ کی اشاعت بند کر دی کیونکہ اس وقت ان کلیف زدہ مسلمانوں کو میرے روپیہ کی ضرورت تھی اور چونکہ ابھی تک میں دی منارٹ کو اپنے ذاتی خرچ سے چلا رہا تھا۔ اسلئے اب اس رسالہ کے لئے ایک پیسہ بھی نہ صرف کر

سکتا تھا جہاز رانوں میں اکثر اب بھی بے روزگار ہیں اور میں ابھی تک ان کے اہل و عیال کی مدد کر رہا ہوں۔ مسٹر محمد انڈسٹریسٹس کے ایک ویسٹن ایسوسی ایشن کے سکریٹری رہے۔ ان پر کسی نے مقدمہ نہیں چلایا اور ان پر ہنگ عزت کا جو الزام لگایا گیا۔ اس کو انہوں نے اتنا ہی حقیر سمجھا جیسا کہ دراصل وہ تھا۔ یہ لوگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ مسٹر ڈس کے انتقال ہو چکا ہے۔ مگر پھر بھی اپنی چالوں کو کامیاب بنانے کے لئے ایک پاک روج اور ایک نیک مسلمان کا نام مرچکا ہے بیچ میں لانے سے باز نہیں آتے۔

دو کنگ کے امام کو مسٹر ڈس کی طرف سے ایک پیسہ بھی ہر ماہ کا نہیں ملا۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ میں نے ہر اس شخص کی مدد کی جس نے مغرب میں کوئی خدمت کرنے کا ارادہ کیا۔ اور بغیر کسی فرقہ دارانہ تعصب کے میں نے شیعہ سنی دونوں کی مدد کی۔ انگلستان میں احمدی انجمنیں دو کنگ اور ساؤتھ ویلز کی مسجدوں میں ہیں۔ اور صرف میری انجمن دی ویسٹن اسلامک ایسوسی ایشن جس کی شاخیں انگلستان فرانس۔ امریکا اور دوسرے مقامات پر کئی شہروں میں ہیں۔ برطانیہ میں ایسی انجمن ہے جس کی نگرانی احمدیہ تحریک کے ممبر نہیں کرتے۔ میں نے یہ کوشش کی کہ اپنے مخالفوں کے ملک میں متحدہ محاذ قائم کیا جائے۔

مگر اس سے مجھے نقصان ہوا کیونکہ ان لوگوں کی دوستی میں دشمنی پھیل گئی اس کا احساس مجھے نہیں ہوا تھا۔ اسی سلسلہ میں سر عمر اسٹوارٹ رینکن ہیر ونٹ نے ایک خط بھی شائع کرایا ہے جس میں انہوں نے مسلمانوں سے واضح کر دیا ہے کہ وہ قادیانی نہیں ہیں۔



اور ان کا مسجد دوکنگ یا برٹش مسلم سوسائٹی سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ وہ ڈسٹرکٹ اسلامک ایسوسی ایشن کے نائب صدر ہیں۔ انہوں نے دوسرے خط میں سر آرچیبالڈ ہیلٹن بیرونٹ کے معاملہ کا بھی تذکرہ کیا ہے کہ ان کو اپنے چھ سو پونڈ وصول کرنے میں کتنی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ نیز یہ کہ تین سو پونڈ کی ایک دوسری رقم میں مسز کجائن ہیلٹن لیڈی رینکن اور خود انہیں مسجد دوکنگ کے موجودہ امام نے پھانسا تھا۔ اپنے خط میں سر عمر ایک جگہ لکھتے ہیں میرے نزدیک ایک امام کے لئے جس کو اپنا زیادہ وقت مسجد یا مرکز و دفتر میں صرف کرنا چاہئے۔ یہ مناسب نہیں کہ وہ گھر گھر چیریں فروخت کرتا پھرے۔ میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ لارڈ ہیریڈ سے یا لنڈن نظامیہ مسجد ٹرسٹ سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر اگست ۱۹۷۲ء کے جان بل میں اس مسجد کا سارا راز فاش کر دیا گیا۔

میرے لئے یہ ضروری ہے کہ ایک عظیم المرتبت مسلمان کے نام کی آلودگی سے بچانے کے لئے یہ واضح کر دوں کہ قدیمی مسجد لنڈن فنڈ کا جس کی بنیاد سید امیر علی مرحوم پی۔ سی۔ دج پرچی کونسل، نے ڈالی تھی۔ لنڈن نظامیہ مسجد ٹرسٹ کے متولیوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور مرحوم سید امیر علی کو جو روپیہ بھیجا گیا تھا۔ وہ ابھی تک بینک آف انگلینڈ میں محفوظ ہے۔ ان حالات کی بنا پر میں مسلمانان ہند سے پھر اپیل کرتا ہوں کہ وہ میری اور میری ایسوسی ایشن کی حمایت کر کے تمام دنیا کے مسلمانوں میں اتحاد پیدا کرنے میں امداد کریں۔ اب غالباً مسلمانان عالم اور

مسلمانان ہند سمجھ جائیں گے کہ میں نہ تو مرزا غلام احمد قادیانی کا پیرو ہوں اور نہ کبھی رہا ہوں میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جن کو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں مبعوث فرمایا نئی آخر الزمان ماننا ہوں۔ اور مجھے اسلامی پروپیگنڈا اور تحفظ اسلام کے سلسلے میں شیخ الجامعہ لازہر قاہرہ و مصر کی دعاؤں سے فیض یاب بننا شرف بھی حاصل ہے۔ (الانجم)

## ویدک دھرم کی مساوات

راز جناب حکیم غلام قادر صاحب امرت سری  
امر ترسار یہ سماج مندر لو گھڈھ کے منتری اور پردھان کی طرف سے ایک اشتہار موسومہ بڑا اسلامی مساوات کے ڈھول کا پول اور پشیدہ و مسلمانوں کو ویدک دھرم کی دعوت شائع ہوا ہے جس میں مساوات اسلام کا پول کھول کر لے دے کی گئی ہے۔ کاش گیبانی صاحب کو علم عربی سے دور کا بھی تعلق ہوتا تو پتہ لگتا کہ مسئلہ کھو کیا ہے۔ افسوس گیبانی صاحب اعتراض کرنے سے پیشتر کسی مولوی صاحب کے پاس جا کر اس مسئلہ کھو کو سمجھ لیتے تو بہتر ہوتا لیکن گیبانی صاحب آپ کو اسلامی مساوات تو تب معلوم ہو کہ اگر آپ کو علم تاریخ سے کچھ بھی مناسبت ہو۔ تو ہم ہی آپ کو اسلامی مساوات کا ایک واقعہ سناتے ہیں۔

(۱) ایک وقت سلطان قطب الدین ایبک والٹے ہند سلطان محمد غوری کے غلام تھے جبکہ سلطان محمد غوری نے ہندوستان میں فتوحات حاصل کیں۔ تو قطب الدین کو ہندوستان کا

بادشاہ بنا کر وطن کو واپس چلے گئے۔

(۲) سلطان محمود غزنوی کے دربار میں جو ایک غلام نامی ایاز کو تہ حاصل تھا دوسرے کسی آزاد کو نہ تھا یہ ہے اسلامی مساوات کا نمونہ کہ جس کا جناب نے بزم خود پوٹ کھولا ہو گا اور آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ اسلام ہی دنیا میں ایک ایسا مذہب ہے جو تمام دنیا کے انسانوں کو خواہ گورے ہوں یا گالے آزاد ہوں یا غلام مشرق میں ہوں یا مغرب میں۔ ایک نظر سے دیکھتا ہے۔ اور آپ سننے ہندو دھرم کی مساوات کا حال۔ منوجی مہاراج تو اپنی کتاب منو سمرتی میں لکھ گئے ہیں کہ تم ایک قسم کی اپنے پیٹ سے پیدا شدہ بھائیوں کو ایک نظر سے نہیں دیکھ سکتے ہو۔

خط کشیدہ پر غور فرمائیں۔

دیکھنے کی فرماتے ہیں منوجی مہاراج:-

(۱) ان لوگوں سے شادی نہ کرے، زرد رنگ والی، مرد کے زیادہ طاقتور جسم پر لمبے بال رکھنے والی جسم پر بال بالکل نہ رکھنے والی، بکواسی، بجوری آنکھ والی۔ (۳-۸) یہ ہے ہندو مساوات کہ اگر کوئی غریب بدن پر بال نہ رکھتی ہو یا زیادہ بال ہوں بجوری آنکھ والی ہو اس بیچاری کو کوئی ہندو منس نہیں مل سکتا۔ اور سنواں ناموں والیوں کو بھی ہندو سورت منوجی مہاراج کے حکم کے مطابق قبول نہیں کر سکتے۔

(۲) نکستہ درخت، مٹی، نتھ، چھاڑ، جانور، سانپ، شورور وغیرہ ناموں والی لوگوں سے بھی شادی نہ کرے۔ (۳-۹)

(۳) جس کا کوئی بھائی نہ ہو یا جس کے باپ کا پتہ نہ لگے کہ

کہاں گیا ہے۔ (۳-۱۱)

(۴) اگر برہمن کھشتی۔ دیٹل اپنے سے نیچی ذات کی لڑکی سے شادی کرے گا۔ تو مع پچوں کے شورور ہو جائے گا۔ (۳-۱۵)

یہ ہندو دھرم کی مساوات ہے جس کا حصول چٹیا جاربہ ہے۔  
(۵) شورور کے پٹنگ پر بیٹھ کر برہمن بیچ ہو جاتا ہے۔ اور اس سے اولاد پیدا کرے۔ تو برہمن پن سے محروم ہو جاتا ہے۔ (۳-۱۷)  
(۶) شورور عورت کا سندھ جو مل لینے سے یا اس منہ کی ہوا الگ جانے سے شورور ہو جاتے ہیں۔ ایسے مرد اور اس کی اولاد کی ہرگز شہی نہ ہوگی۔ (۳-۱۹)

اے آریہ پرشو کیا میں آپ سے دریافت کر سکتا ہوں کہ آپ اُج کل جواچوت اُدھار اچوت اُدھار پکار پکار کر اچوتوں کی شہی کر کے اپنے ساتھ ملا رہے ہو۔ منوجی مہاراج کے حکم پر چلو گے یا اپنی کوئی جدید سکیم جاری کی گئی ہے۔ آپ دونوں طرح سے ادھرمی ہو جائیں گے۔ اگر شدہ کریں تو بقول منوجی ادھرمی اگر نہ کریں تو بقول خود ادھرمی، اس کا فیصلہ ہم سے اچھا خود سنا سن ادھرمی کیلئے بقول منوجی اگر برہمن شورور کے پٹنگ پر بیٹھ جائے تو اس کا دھرم ہر شٹ ہو جاتا ہے۔ اگر شورور عورت کا بوسہ لے لیا جائے یا شورور کے منہ کی ہوا الگ جاوے تو اس کی اولاد کی ہرگز دوبارہ شہی نہیں ہو سکتی تو آپ اچوتوں کو ساتھ ملا کر کیوں اپنا اور ان کا جنم ہر شٹ کرنا چاہتے ہیں۔

(۷) کھشتی کی کنیا تیر کا ایک سوا دیٹل کی کنیا سونے کا ایک سرا۔

## آریہ سماج کی نام کی مساوات کا پول ہاتھی کے انت دکھانے کے اور کھانے کے اور

(۱۱) برہمن کا نام ایسا ہو جس سے شک نہ ہو۔ کھشتی کا نام طاقت  
دیش کا نام دولت اور شودر کا نام غلامی ظاہر کرنے والا ہو۔ (۱۲-۱۱)  
(۱۲) برہمن کے نام کے ساتھ شربا کھشتی کے نام کے ساتھ رکھشا  
دیش کے نام کے ساتھ بھوت۔ اور شودر کے نام کے ساتھ داس  
ملا ہوا ہو۔ (۱۲-۱۳)

(۱۳) برہمن کا جینو کپاس کا ہو۔ اوپر کو ہٹا ہو۔ اور تین تار کا ہو۔ کھشتی  
کاس کا۔ (۱۳-۱۴)

یہ ہے ہندو مساوات، چاروں ورن والے ایک سا نام نہیں  
رکھ سکتے۔ اور ایک سا جینو نہیں بن سکتے۔ کسی کا سوت کا۔ کسی کا  
سن کا کسی کا اون کا جینو ہے۔ اور سنے مساوات کے دعویٰ داروں  
کے باوا منوجی کا اصول۔ کہ تو ڈنڈا بھی ایک قسم کا نہیں رکھ سکتے۔

(۱۴) برہمن کی کے درخت یا کپاس کا ڈنڈا رکھے کھشتی بڑیا کھیر کا۔  
دیش شیل کا ڈنڈا رکھے۔ (۱۴-۱۵)

(۱۵) برہمن کا ڈنڈا سکر یا لون تک کھشتی کا ماتھے تک دیش  
کا ناک تک۔ (۱۵-۱۶)

یہ ہے مساوات کے علمبرداروں کے گورو کا فرمان۔ کہ چاروں ورن  
والے نہ تو ڈنڈا ایک سا رکھ سکتے ہیں۔ نہ جینو ایک سا بن سکتے ہیں۔

نہ ایک سا نام رکھ سکتے ہیں۔ نہ مہان کی حیثیت سے ایک سا کھانا  
کھا سکتے ہیں۔ شودر کے منہ کی ہوا لگ جائے تو خیم بھر شٹ ہو جاتا ہو۔

اور شودر کی کینا کپڑے کا ایک سرا کپڑے۔ (۱۶-۱۷)  
ویکے مرم کی مساوات کے دعویٰ دارو! فرار غور سے دیکھو کہ  
تہا سے ہاں تو شادی کے وقت بھی علیحدگی نمایاں معلوم ہوتی ہو۔  
آؤ دیکھو کہ اسلام میں وہی ایک نکاح کا خطبہ ہے۔ اور وہی ایک  
طریقہ شادی کا ہے۔ جو ایک اونے سے لے کر اعلیٰ تک کے لئے  
یکساں ہے۔

(۱۸) برہمن کے گھر میں کھشتی مہمان آ جاوے تو اس کو بھی کھانا کھلائے۔  
(۱۹) اگر دیش اور شودر مہمان ہو کر آویں تو گھر میں لوگوں کے ساتھ  
ان کو بھی کھانا کھلایا جاوے۔ (۱۹-۱۱)

اے مساوات کے علمبردارو! یہ ہے تمہاری مساوات کہ برہمن  
کے گھر دیش اور شودر مہمان آوے تو گھر کے لوگوں کے ساتھ کھانا  
کھلایا جاوے۔ اگر آپ نے اسلامی مساوات دیکھنی ہے۔ تو آؤ!  
دکھائیے کہ دیہات کا ایک مسلمان جو کہ زمانہ موجودہ کی رو سے باطل  
نا آشنا ہو اور وہ بھی شہر کے مسلمان کی طرح مہمان نوازی کے گمانڈا  
آپ لائیل پور یا کشمیر کے پہاڑی علاقہ میں چلے جائیں تو وہاں کا  
گنوار مسلمان بھی پہلے مہمان کی مہمان نوازی جھائیوں کی طرح کرے  
گھا چاہے مہمان سادہ غریب ہو یا جٹلیں۔ صرف مسلمان ہونے کی  
شرط ہے۔

(۱۰) وید پوجاری۔ گوشت فروش۔ دوکاندار وغیرہ سب  
شودر کا مروج کھلانے جانے کے غیر حق ہیں۔ (۱۵-۱۶)

مہمانہ جی ذرا بتلائیے تو سہی ان بیچارے پوجاریوں نے کیا قصو  
کہا کہ غیر مستحق قرار دیئے گئے۔

# کشف حقائق

یعنی  
انجمن ریشہ کلکتہ کے دجل تبلیس کا انکس

(بلسلہ اشاعت گذشتہ)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین

میرزا سائے قادیاں نے خدا کے پیچے نبی حضرت مسیح علیہ السلام

کے خلاف سخت بدزبانی سے کام لیا ہے۔ خدا کے کسی پیچے نبی

کی توہین باجماع امت کفر ہے۔ میرزا جی کے کتب میں حضرت

مسیح علیہ السلام کی سخت توہین کی گئی ہے۔ میرزا جی کی عبارتیں

مع حوالہ کتب درج ذیل ہیں۔ قارئین ان کو بد نظر رکھ کر میرزا جی

کے دجل و تبلیس سے آگاہ ہو سکتے ہیں۔

۱۱) ہم ایسے ناپاک خیال اور مشکبہ و راسخا زوں کے

دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے

سکتے۔ چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں وہاں شیعہ ضمیمہ

انجام آتھم ص ۴

۱۲) آپ کے ہاتھ میں سولے کرا اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا

وہاں شیعہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۴

۱۳) یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی ممانعت

تھی وہاں شیعہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۴

۱۴) ہائے کس کے آگے ماتھے جائیں کہ حضرت عیسیٰ

شرادھ وغیرہ سے وید پجاری جن کا حق ہے ستھے کئے گئے ہیں۔  
حتیٰ کہ اپنی سکی (دلیلوں کو ایک نظر سے نہیں دیکھ سکتے۔ تو وہ دنیا  
کو کیا مساوات کے مجھے (ایسی قوم) دے سکتی ہے۔ کہ جس کا  
اپنی قوم کے ساتھ ایسا اخلاق ہو۔

آؤ! اچھو تو اگر تم کو مساوات مل سکتی ہے تو صرف اسلام

میں ہی مل سکتی ہے۔ اگر عیسائیت کی طرف جاؤ گے تو وہاں تمہارے

لئے گرجا ملیں گے ہو گا۔ اگر ہندو دھرم میں جاؤ گے تو وہاں تمہیں

ترہی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔ ایک اسلام ہی ہے۔ کہ جس

میں تمام کے لئے ایک مسجد ہے۔ ایک رسول ہے۔ ایک ہی قرآن

ہے ایک ہی احکام ہیں۔ چاہے اسے ہوا یا اعلیٰ ہو۔ اور ہر آدمی اور

اعلیٰ کو ایک جرم کی ایک ہی سزا ہے۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و دایا ز

نکوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

بندہ و صاحب و محتاج و غنی سب ایک ہوئے

تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے۔

(الفقید)

## زکوٰۃ و صدقات

کی رقوم جمع کر کے دارالعلوم عزیز کے یتیم و مسکین طلباء

کے لئے بذریعہ منی آرڈر مبالغہ

نہم حزب الانصار بھیرہ (پنجاب)

اس سال فرماویں

علیہ السلام کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر چھوٹی نہیں  
اور آج کون زمین پہ ہے جو اس عقدہ کو حل کر سکے۔  
(اعجاز احمدی ص ۱۵)

(۱۵) مسیح، ہدایت و توحید اور اپنی استقامتوں کی کامل  
طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارہ میں ان کی کارروائی  
کا نمبر ایک کم درجہ کار ہا کہ قریب قریب ناکام کے ہے  
رحاشیہ ازالہ خور و صلا (۳)

(۱۶) آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور طہر ہے بین دادیا  
اور انبیاء زنا کار اور کسی عورتیں تھیں جن کے خون  
سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ مگر شاید یہ بھی خدائی کیلئے  
ایک شرط ہوگی آپ کا کنبہ یوں سے میلان و محبت بھی  
شاید اسی وجہ سے ہو کہ ہمدی مناسبت درمیان ہے۔  
ورنہ کوئی پرہیزگار انسان یا ایک جوان کنبہ کو یہ موقع نہیں  
دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگائے  
اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے۔ اور  
اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ  
ایسا انسان کس حال میں کا آدمی ہو سکتا ہے۔ رحاشیہ  
ضمیمہ پنجم (تھم ص ۱)

(۱۷) جس قدر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اجتہادات میں  
غلطیاں ہیں۔ ان کی نظیر کسی نبی میں بھی پائی نہیں جاتی۔  
(اعجاز احمدی ص ۱۵)

(۱۸) حضرت مسیح کے اجتہاد جو اکثر غلط سمجھے اس کا سبب

شاید یہ ہوگا کہ اوائل میں جو آپ کے ارادے تھے۔ وہ  
پورے نہ ہو سکے۔ (اعجاز احمدی ص ۱۵)

(۱۹) مسیح کے معجزات مسمریزم یا عمل الترب کا نتیجہ تھے۔ اگر  
میں اس قسم کے عمل کو مکر وہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا  
تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا۔  
کہ ان عجوبہ نمایوں میں حضرت مسیح سے کم نہ تھا۔ (ازالہ  
ادہام خور و صلا)

(۲۰) ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو + (دافع البلاء)  
اس سے بہتر غلام احمد ہے +

(۲۱) عیسیٰ کی جاسٹ تا بہند یا بنبرم۔ دور شمیم،

(۲۲) مسیح کے حالات پڑھو تو یہ شخص اس لائق نہیں ہو سکتا  
کہ نبی بھی ہو۔ (الحکم ام فروزی ص ۱۹۰)

(۲۳) مسیح شراب پیا کرتا تھا۔ (کشتی نوح،

(۲۴) مسیح کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ پو نہ عابد نہ زانیہ نہ  
حق کا پرستار (مکتوبات احمدیہ)

(۲۵) جو چھوڑ کوئی اچھی صفت نہیں، حضرت مسیح علیہ السلام  
مردانہ صفت کی اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب محض  
ہونے کے باعث ازدواج سے سچی اور کامل حسن معاشرت  
کا کوئی عملی نمونہ دے سکے۔ (مکتوبات احمدیہ جلد سوم)

علمائے اسلام نے میرزا جی کے جن وجوہات پر تکفیر کی ان میں  
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کو بھی ایک اہم وجہ قرار دیا۔  
میرزا جی اس اعتراض کے جواب میں طرح طرح کی تاویلات



کام لیتے ہیں۔ اور اسے گور و جی کو اس سنگین الزام سے بچانے کے لئے ماتھے پاؤں مارتے ہیں۔ مگر ان کی تمام نگ و دوڑ اور منگھڑت و لڑائی تار عنکبوت سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔ میرزا جی کے الفاظ اور ان کی تصریحات صاف ہیں۔ ان میں کسی ناویل کی گنجائش نہیں۔

اب میرزاٹیوں کی تبلیسات ملاحظہ ہوں۔

مخاطبہ علامہ میرزا جی نے اپنی کتاب اذکار القرآن حصہ دوم صفحہ ۲۰ پر لکھا ہے کہ :-

ہماری رائے یسوع کی نسبت ہے اور یسوع کا قرآن میں کہیں ذکر نہیں۔“

نیز لکھتے ہیں یہ مسلمانوں کو واضح ہے کہ خدا نے تمہارا  
 نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ نہیں دی کہ وہ  
 کون تھا؟ وہاں شیعہ ضمیمہ انجام آتم ص ۷،

الجواب: میرزا جی کی یہ صریح کذب بیانی ہے۔

حوالہ عطا کر کے ع ۹ ع ۱۱ ع ۱۲ ع ۱۳ میں یسوع کا لفظ موجود نہیں۔ بلکہ سیح یا عیسیٰ کا ذکر ہے۔ علاوہ ان میں میرزا جی نے تفسیر لکھ دی ہے کہ یسوع۔ سیح اور عیسیٰ ایک ہی مقدس ہستی کے نام ہیں جن کو قرآن مجید میں اللہ کا رسول کہا گیا ہے۔ میرزا جی کے ارشادات ملاحظہ ہوں۔

مسیح ابن مریم جن کو میٹھے اور سیوے بھی کہتے ہیں (توضیح: ارم)

یسوع یعنی حضرت عیسیٰؑ حضرت موسیٰؑ کے بعد عین  
پیر ہوں۔ عہدی میں مدعی نبوت ہوا تھا۔ - راسخ فیہ نمبر ۱۰

ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ (۱۸۴)

وہ نبی جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چھ سو برس پہلے گذرا وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور کوئی نہیں اور یسوع کے لفظ کی صورت بگڑ کر یوز آصف بنا کر قرین قلیں ہے کیونکہ تب یسوع کے لفظ کو انگریزی میں بھی چیز بنایا ہے۔ تو یوز آصف میں کچھ نہیں سے زیادہ تغیر نہیں۔

دعاشید از حقیقت ۱۵،

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو یسوع اور جیمز بس یا یوز آسف کے نام سے بھی مشہور ہیں، "یہوذا از حقیقت ص ۱۹،

میرزا صاحب کی ان تحریرات سے ثابت ہو گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام یسوع بھی ہے۔ (۲) یسوع علیہ السلام نہی تھے۔ اور عیسائی ان کو یحییٰ بن ماری کہتے ہیں پس مرزا جی کا یہ کہنا کہ یسوع کا ذکر قرآن میں نہیں ہے۔ بالکل غلط ہے۔

مغالطہ ۲۔ آپ فرماتے ہیں۔

ہم اس بات کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں کہ  
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا سچا اور اسعٰت باز نبی مانیں  
اور ان کی نبوت پر ایمان لائیں۔ گرام صلیح مائیل پیج ص ۷۷  
پس میرزا صاحب پر یہ الزام غلط ہے۔ رائے نمبر ۱۰۱ کا کہنا  
ٹرکیٹ موسومہ اظہار حقیقت ص ۷۷

**جواب**۔ میرزا جی نے یہ بھی لکھا ہے۔ اور وہ الفاظ بھی تحریر

کہتے ہیں۔ جن کی بنا پر علمائے اسلام نے فیروز اسی کی تکفیر کی ہے۔

میرزا علی سے کہا کہ میں تناقض کا دفعہ کرنا میرزا محمول کا فرض ہے۔

ہمیں میرزا جی یہ بتائیں کہ ان کے گوردھی کا کونسا کلام صحیح ہے اور کونسا غیر صحیح۔ میرزا جی یہ بھی لکھتے ہیں۔

مسیح کی راستبازی اپنے زمانہ میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوئی (دافع البلاء صفحہ آخر)  
مخالفہ لفظ ہے۔ حضرت اقدس ریس راجی نے یہ جو آدیا ہے۔ کہ جو کچھ ہم نے لکھا ہے یہ صرف انجیلوں کی بنا پر لکھا ہے۔ اور یہ بھی الزامی جواب کے لئے۔ ورنہ ہم حضرت مسیح علیہ السلام کی عزت کرتے اور یقین رکھتے ہیں۔ کہ آپ ایک متقی اور معزز نبیوں میں سے ایک نبی ہیں۔  
راغبہ حقیقت

جواب۔ یہ جواب بھی صریح کذب بیانی پر مشتمل ہے۔ میرزا جی انجیلوں میں بیان شدہ قصوں کو قرآن مجید کے حوالہ سے مسیح ثابت کرتے ہیں۔ لہذا میرزا جی کے نزدیک قرآن مجید سے ثابت ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں ایسے تقاضے موجود تھے۔ ملاحظہ ہو دافع البلاء کا آخری صفحہ جس میں لکھتے ہیں۔

مسیح کی راستبازی اپنے زمانہ میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوئی۔ بلکہ کبھی کبھی کو اس پر ایک فضیلت ہے۔ کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا۔ اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے اگر پرہیزگاری کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا۔ یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا۔ یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں

یہی کا نام صورت رکھا۔ مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا۔ کیونکہ ایسے قصبے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔

پس میرزا جی کا یہ کہنا کہ جو کچھ ہم نے لکھا ہے صرف انجیلوں کی بنا پر ہے۔ صریح غلط بیانی ہے۔ اور اسے الزامی جواب بھی نہیں کہا سکتا۔ کیونکہ الزام ہمیشہ مخالف کے سلمات سے دیا جاتا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ عیسائی قرآن مجید کو تسلیم نہیں کرتے۔ لہذا میرزا صاحب نے قرآن کا حوالہ دے کر اپنے عقیدہ کا اظہار کیا ہے۔ اس کو ہرگز الزامی جواب نہیں کہا جاسکتا۔ الزامی جواب میں مخاطب کے سلمات کو اس پر بطور عجب کے اس طریق سے پیش کیا جاتا ہے۔ کہ اسلوب و قرآن سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ سنگم کے سلمات و عقائد نہیں ہیں۔ محض مخاطب کو اس کے سلمات پر الزام دینا مقصود ہوتا ہے۔ مگر ہم دلائل سے ثابت کرتے ہیں کہ میرزا جی نے الزام نہیں بلکہ حضرت مسیح کو اپنی تحقیق کے مطابق تحقیقاً گالیاں دیں اور ان کی توہین کی۔

(۱) ازالدوام۔ عجرا احمدی میں عیسائی مخاطب نہیں ہیں۔ ہر دو کتابوں میں علماء اسلام کو خطاب کیا گیا ہے۔ پس ان میں جس قدر توہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کی گئی ہے۔ اس کو الزامی نہیں کہا جاسکتا۔

(۲) جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف جو قبیح اوٹا پاک قصے منسوب کئے گئے ہیں۔ ان کو میرزا صاحب قرآن مجید کی ایک آیت سے ثابت کرتے ہیں۔ اور قرآن مجید عیسائیوں کے سلمات میں سے نہیں ہے۔

(۳) میرزا صاحب کے الفاظ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے حضرت

مسح علیہ السلام کو ادا نہیں بلکہ تحقیقاً مورد طعن و تشنیع بنایا ہے۔

لکھتے ہیں کہ:-

عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا تو یہ نہ تمام تمہ جس چیز کو میرزا جی حقی بات قرار دیں۔ اُسے الزامی نہیں کہا جا سکتا۔

اعجاز احمدی ص ۱۱ میں میرزا جی تمام عیسائیوں اور مسلمانوں اور دنیا میں رہنے والوں کو چیلنج دیتے ہیں کہ:-

ہائے کس کے آگے یہ ماتھے جائیں کہ حضرت علی علیہ السلام کی تین پیشگوئیاں صاف جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے کہ اس عقدہ کو حل کر سکے؟  
اسی طرح میرزا صاحب لکھتے ہیں۔

یہود تو حضرت علیؑ کے معاملہ میں ان کی پیشگوئیوں کے بارے میں ایسے قویٰ اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی ان کا جواب دینے سے حیران ہیں..... ان کی پیشگوئیوں پر یہود کے سخت اعتراض ہیں جو ہم کسی طرح ان کو رفع نہیں کر سکتے تاہم اعجاز احمدی ص ۱۱

مخالف طہ ص ۱۱۔ آپ دیرینہ صاحب لکھتے ہیں:-

ہمیں بادریوں کے یسوع اور اس کے چال چلن سے کچھ غرض نہ تھی انہوں نے ناحق ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دے کر ہمیں آمادہ کیا کہ ان کے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال ان پر ظاہر کریں۔ حاشیہ نمبر ۱۱ تمام مشاہدہ حقیقت

جواب:- یہ جواب کئی وجوہ سے سراسر غلط ہے۔

(۱) میرزا جی نے ڈیڑھ آٹھ کے لئے ۱۵ ماہ میں ہلاکت کی پیش گوئی کی تھی۔ مگر دہلی مذکور سبعا کے اندر نہ مرا سبعا گذرنے کے بعد عیسائیوں نے اس کو ناحق پر سوار کر کے اس کا جلوس نکالا۔ میرزا جی کے خلاف قصائد تیار کئے اور میرزا جی کے استہزاء اور توہین کا کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا۔ عیسائیوں نے میرزا جی کو گالیاں دیں۔ میرزا جی نے ان گالیوں کے جواب میں ہجرت مسیح علیہ السلام کو گالیاں دے کر اپنے دل کا بخار نکالا۔ اور دل کو یوں سمجھا لیا کہ عیسائیوں کے مسیح اور مریم کو برا کہتا ہوں اور عیسائیوں سے بدزبانی کا بدلہ لیتا ہوں۔

چنانچہ حاشیہ نمبر ۱۱ تمام متناصب پر لکھتے ہیں:-

”ایک مردہ پرست فتح یسوع نام نے فتح کرنا۔ تحصیل مثالہ۔ ضلع گودا سپور سے پھر اپنی پہلی بے حیائی کو دکھلا کر ایک گندہ اور بدزبانی سے پھر اپنا خط لکھا ہے جس میں وہ پھر اپنی بے شرمی سے کام لے کر یہ ذکر بھی در بیان میں لایا ہے کہ آٹھ کی نسبت پیشگوئی پوری نہیں ہوئی..... یسوع کی تمام پیشگوئیاں میں سے جو عیسائیوں کا مردہ خدا ہے۔ اگر ایک پیشگوئی بھی اس پیشگوئی کے برابر اور ہم وزن ثابت ہو جائے۔ تو ہم ایک تاوان دینے کو تیار ہیں“

لہذا میرزا جی نے اپنی ذات کا انتقام لیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے والوں سے ہرگز بدلہ نہیں لیا۔

(۲) میرزا جی لکھتے ہیں:-

”میں نے جو کچھ سخت الفاظ مسیح کے حق میں لکھے ہیں۔ اللہ میں

حکمت عملی سے بعض وحشی مسلمانوں کو خوش کیا گیا ہے:

(دریاق القلوب ص ۹۷)

اس سے ظاہر ہے کہ حضرت سیح علیہ السلام و جو گالیاں میرزا صاحب نے دی ہیں۔ وہ نہ تو لازمی ہیں ماور نہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کے جواب میں دی گئی ہیں۔ بلکہ صرف چند وحشی مسلمانوں کو خوش کرنے کیلئے دی گئی ہیں۔

(۳) اسلام کی تصریحات۔ قرآن مجید کے احکام کے تحت جہن کفار کے معبودان باطل کو بھی گالی دینے سے منع کیا گیا ہے۔ چر جائیکہ کسی مقدس اور بزرگ رسول کی توہین کی جائے۔

میرزا جی کے سلم اصول کے مطابق بھی میرزا جی کا حق نہ تھا۔ کہ حضرت سیح علیہ السلام کی توہین کرتے۔ میرزا جی کے ارشادات ملاحظہ ہوں:-

”مسلمان سے یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کہ اگر کوئی پادری ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے تو ایک مسلمان اس کے عوض میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالی دے۔“

(دریاق القلوب)

اگرچہ کسی مذہب کی تعلیم پر اعتراض ہو۔ تو ہمیں نہیں چاہئے کہ اس نبی کی عزت پر حملہ کریں اور نہ کہ اس کو

بڑے لفظوں سے یاد کریں۔ (تحتہ قیصر ص ۱۷)

”ہم ایک مذہب کے پیشوا کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ گو

وہ ہندوؤں کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا

چینیوں کے مذہب کے یا حبشیوں کے مذہب کے (تحتہ قیصر ص ۱۷)

جن لغزشوں کا انبیاء علیہم السلام کی نسبت خالق تعالیٰ نے

ذکر فرمایا ہے جیسے کہ حضرت آدم علیہ السلام کا دانہ کھانا اگر تحقیر

کا درجہ سمجھنا ان کا ذکر کیا جائے۔ تو یہ موجب کفر اور سلب ایمان

ہے۔ (دراہن احمدی ص ۱۷۱)

بعض جاہل مسلمان کسی عیسائی کی بدذہانی کے مقابلہ پر جو عزت

صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کرتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام

کی نسبت کچھ سخت الفاظ کہہ دیتے ہیں (تسلخ الحق ص ۱۷۱)

محض قوموں کے نبیوں اور رسولوں کو توہین سے یاد کرنا

اور ان کو گالیاں دینا ایک لڑہر ہے کہ معروف انجام کا جسم کو

ہلاک کرتی ہے۔ بلکہ روح کو بھی ہلاک کر کے دین اور دنیا دونوں

کو تباہ کرتی ہے۔ وہ ملک آرام سے زندگی بسر نہیں کر سکتا۔

جبکہ ہر ایک دو سر کے رہبرین کی عیب شماری اور

ازالہ حیثیت عینی میں مشغول ہوں اور ان قوموں میں ہرگز

ہی اتفاق نہیں ہو سکتا۔ جن میں سے ایک قوم یادہ دونوں ایک

۱۷ ایسے وحشی صرف میرزائی ہوں گے۔ جواب بھی اپنی تحریروں اور تقریروں میں حضرت سیح علیہ السلام کی توہین کرنے سے باز نہیں آتے۔ مسلمانوں کے متعلق میرزا جی شہادت دیتے ہیں کہ ”مسلمان سے یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ اگر کوئی ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے۔ تو ایک مسلمان اسکے عوض میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالی دے۔“ (دریاق القلوب ص ۹۷) لہٰذا یہ صغوحہ کا حاشہ دیکھیں

دوسرے کے نبی یا رشی اور اوتار کو جیسا کہ یاجورجانی کے ساتھ یاد کرتے رہتے ہیں۔ اپنے نبی یا پیشوا کی ہر تک سن کر گس کو جوش نہیں آتا اگر پیغام صلح صلا،

تہم دوسری قوموں کے نبیوں کی نسبت ہرگز بزرگ بانی نہیں کرتے۔ یہ پیغام صلح صلا،

ایسی ہند قوم کی کتاب اور رشیوں کو برے الفاظ سے یاد کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دالنے والوں کی طرف ہی وہ گالیاں منسوب کی جائیں گی یہ پیغام صلح صلا،  
مخالطہ علی۔ ایسا اعتراف کرنے والے خود عملاً تمام انبیاء اولیاء اولیاء کو برا کہتے ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک کوئی شخص

بھی شیطان کے سس پاک نہیں۔ جیسا کہ لکھا ہے۔  
مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ اِلَّا وَ الشَّيْطَانُ يَمْسُهُ  
حِينَ يُولَدُ اِلَّا فَرِيْمًا وَاَبْنَاهَا یعنی ہر بچہ کو اس کے پیدا ہوتے ہی شیطان چھو لیتا ہے۔ مگر مریم اور ابن مریم کو نہیں چھوڑا بخاری شریف، گویا ان کے نزدیک جملہ انبیاء و اولیاء ناپاک ہیں۔ یاد رہے کہ ہمارے نزدیک یہ حدیث بالکل صحیح ہے مگر معنی وہ نہیں جو مولوی کرتے ہیں۔ دیکھنا حقیقت

جواب۔ ماروں گھٹنا چھوٹے آنکھ والی مثل میرزا تھوڑے بصادق آتی ہے۔ میرزا جی کی ہند بانی کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ مسلمان بھی حدیث صحیح کی بنا پر تمام انبیاء و اولیاء کو ناپاک کہتے ہیں۔ استغفر اللہ کیا کوئی

میرزا جی کسی حدیث یا مستند عالم کی کسی تصنیف سے اس حدیث کا یہ مطلب نکھا سکتا ہے۔ کہ جملہ انبیاء و اولیاء ناپاک ہیں۔ یہ صریح و قیل و قلیس ہے۔

علامے اسلام نے اس حدیث کا جو مطلب بیان کیا ہے۔ وہ قرآن مجید کے مطابق ہے قرآن مجید میں حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ کی یہ عار موجود ہے۔

وَ اِنِّيْ اَعِيْنُكَ هَا يَكُوْذِرُ تَيْتٰهَامِنْ الشَّيْطٰنِ  
الرَّجِيْمِ (پارہ ۳ سورہ عمران)

خداوند کریم نے حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ کی دعا قبول فرمائی۔ اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کو ولادت کے وقت بھی اس شیطان سے محفوظ رکھا۔ اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَا مِنْ بَنِي اٰدَمَ مَوْلُوْدًا اِلَّا يَمْسُهُ الشَّيْطٰنُ  
حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهْلُ صَا رَءَا مِنْ مَّسْرِ الشَّيْطٰنِ  
غَيْرُ مَرِيْمَ وَاَنَّمَا تَقُوْلُ اَبُوْهُدَيْرَةٌ اِنِّيْ اَعِيْنُكَ  
هَا يَكُوْذِرُ تَيْتٰهَامِنْ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (بخاری، کتاب الانبیاء)

اس حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت مریم کی والدہ کی دعا قبول ہوئی۔ اس وجہ سے حضرت مریم اور حضرت یحییٰ کے وقت ولادت سس شیطان سے محفوظ رہے۔ نیز اسی حدیث سے ثابت ہے کہ سس شیطان سے مراد جسمانی ناپاک ہے۔ اس کا نتیجہ عدم طہارت نہیں ہو سکتا۔

۲۵۔ دریں چھٹاک! صرف گالیاں دیتے ہیں۔ ۲۶۔ درست ہے۔ سب گالیاں میرزا جی کی بطور منسوب ہوئی۔

اسی لئے پھر روتا ہے۔ سبحانی! ایذا کا کسی کافر کے ہاتھ سے واقع ہونا فضیلت کے منافی نہیں ہے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک جنگ احہ میں کفار کے پتھروں سے شہید ہو گئے تھے۔ ذکر ابو بکرؓ علیہما السلام کفار کے ہاتھ سے قتل ہوئے۔ دنیا کا کوئی محفل و بصیرت رکھنے والا۔ کفار یا شیطان کی طرف سے جسمانی یا دین پرستی کو ناپاک نہیں کر سکتا۔ اسی حدیث کی وضاحت ایک دوسری حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

صباح المولود حین یقع نزغۃ من الشیطان

(بخاری و مسلم)

کل ابن آدم یطعن الشیطان فی جنبیہ باصبغیہ حین یولد غیر عیسیٰ ابن مریم ذہب یطعن فطعن فی الحجاب (بخاری و کتاب بدء الخلق)

علامہ ابن شریح بخاری جلد ۷ ص ۱۶۲ پر اس حدیث کے تحت میں فرماتے ہیں:-

ولا یلزم من خسه اضلال الممسوس واغواء فان ذالک طعن فاسد فلم یعرض الشیطان لخواص الاولیاء باغواء الاغواء والمفاسد ومع ذالک فقد عصمہم۔

اور قرآن مجید میں خداوند کریم شیطان کے بارہ میں فرماتے ہیں۔ ان عبادی لیس لک علیہم من سلطان۔

علمائے اسلام کا یہ ترجمہ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے مطابق ہے۔ اور اس ترجمہ پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔ اس کے خلاف

میرزائی جو ترجمہ کرینگے وہ قرآن حدیث کے خلاف ہو گا۔

نوٹ۔ علوم دینیہ سے جو شخص واقف ہو۔ مولوی کہلاتا ہے۔ میرزائیوں کے یہ الفاظ قابل غور ہیں۔ ہمارے نزدیک یہ حدیث بالکل صحیح ہے۔ مگر معنی وہ نہیں جو مولوی کرتے ہیں (انہما حقیقتاً) اس سے ثابت ہوا کہ میرزائی علوم دینیہ سے کورے اور جاہل ہیں۔ اور ان میں کوئی بھی مولوی نہیں ہے پس اہل علم یعنی مولویوں کا بیان کر دہ معنی ہی صحیح ہو سکتا ہے۔ جاہلوں اور علوم دینیہ سے بہرہ رشتہ خاص کا حق نہیں کہ ایسے معاملات میں پی را کو دخل دیں۔

مخالفہ ۷۔ "تمام علماء جن کو عیسائیوں سے مناظرات کا موقع ملا ہے الزامی جواب دیتے رہے ہیں۔ چنانچہ مولانا آل حسن صاحب علیہ اہل سنت و الجماعت کے مقتضی مانے جاتے ہیں۔ ایسا ہی کہتے ہیں۔" الخ۔ (انہما حقیقتاً)

جواب۔ مولانا آل حسن صاحب علماء کی جماعت میں سے تھے۔ مگر جماعت علماء کا مقتدا ان کو نہیں کہا جاسکتا۔ وہ نہ تو مجدد کی مدعی تھے اور نہ ہی ہدایت مبنیہ تھے۔ لہذا میرزا جی کو ان کے مقابلہ میں پیش نہیں کیا جاسکتا۔ نیز آپ کے اقرا ذکر مولانا آل حسن صاحب نے الزامی جواب دیتے تھے اور یہ ثابت کر کے ہیں کہ میرزا جی الزامی نہیں بلکہ تحقیقی جواب دیتے تھے تو ان انبیاء کے جرم سے بری نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح مولوی احمد رضا صاحب مرحوم پر مولوی جی کو کچھ لکھا ہے۔ الزامی طور پر لکھا ہے۔ انہوں نے میرزا صاحب کی طرح یہ نہیں لکھا کہ۔ "حق بات یہ ہے کہ مسیح سے کوئی معجزہ ظاہر نہیں ہوا۔"

# قصید

بیچ امیر المؤمنین پیشوائے امت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

چکیدہ ملک جناب مولانا شیخ علی حسن صاحب سجادہ نشین بائیس ضلع رائے بریلی

روح الامین طواف کن بارگاہِ کیمیت  
تاج سمیپ بر برحق کلاہِ کیمیت  
خلت عیان زنا صیہ رشکِ ماہِ کیمیت  
این فضل از خضائیں بے اشتباہِ کیمیت  
نزد خدا برائے افضلیت گواہِ کیمیت  
ظاہر ز کنت متخذ اعز و جاہِ کیمیت  
ہر بندہ مطیع خدا خاکِ راہِ کیمیت  
قدرتِ نبائے رب عالم گاہِ کیمیت  
وقتِ جہاد فتح بسین خیر خواہِ کیمیت  
تخریب اہل جورِ شکارِ سیاہِ کیمیت  
این حتم رام برتری پاینگاہِ کیمیت  
مرغوب بر فرشتہِ تکلمِ سیاہِ کیمیت

برتر ز عمرش در گہ عالمِ پناہِ کیمیت  
بعد از رسول پاک کہ شد تاجدارِ خلق  
صدیقِ کیمیت اگر اور جہانِ خطاب  
در غارِ ثور ثانی خبرِ الوراء کہ بودہ  
بر اکبر است آمدہ اتقی کرا دلیل  
ثابت کرا کمال شرف از حدیثِ پاک  
این ذی شرف کیدام کہ فرض است حُبِ او  
مس را کند طلا و کس را کند مسما  
آتش کہ زد بخیر من را باب از تعداد  
دود از دیارِ کفر بر آوردن بارِ ہا  
بر قرصِ آفتاب کہ شد منقبتِ رستم  
سبوحیان چرخ کرا متبع شدند

احسن بجز خلیفہٴ اول بدون فصل

در پہلوئے رسول خدا خواب گاہِ کیمیت



# فاروقِ عظیم

(از جناب حکیم سید حسن اختر صاحب رائے امرتسری)

مراد دل ہے تیراں فاروقِ عظیم  
بہ عجازِ فرمانِ فاروقِ عظیم  
یہ تھا رعبِ ایمانِ فاروقِ عظیم  
تھے دامادِ ذیشانِ فاروقِ عظیم  
زبانِ تیری تکرانِ فاروقِ عظیم  
یہ ہے فیضِ عرفانِ فاروقِ عظیم  
نبی تھے وہ بالشانِ فاروقِ عظیم  
یہ تھا زورِ ایمانِ فاروقِ عظیم  
یہ کیا کم ہے احسانِ فاروقِ عظیم  
ہے اپنا یہ ایمانِ فاروقِ عظیم

ہے خیرِ عیشِ انِ فاروقِ عظیم  
ہوا نیلِ جاری سٹی رسمِ بدعت  
لرزتا تھا شیطانِ جو حضرتِ عظیم سے  
ہوا عقدِ کلثومِ بنتِ علی سے  
حسد ہے موافقِ جو رائے سے تیری  
مل ہے جو ہم کو ثوابِ تراویح  
ختم تھی نبوتِ محمدؐ پہ و کرم  
جو آئے ہیں قبضے میں لاکھوں ممالک  
مسلمان ہیں اب بھی سیارے کے مالک  
خلیفہ جو احمدؓ کے محبوبِ رب ہو

محمدؐ کے ہیں باہر بیان سے  
ہے خیرِ عیشِ انِ فاروقِ عظیم

## ضروری التماس

جن غریبوں کی معیاد چندہ ختم ہو چکی ہے۔ براہِ کرم اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر فوراً بھیجیں۔ اور جن اصحاب کی خدمت میں امید قبولیت رسالہ بلا معاوضہ بھیجا جا رہا ہے۔ وہ بھی اپنے عزیز سے مطلع فرمائیں۔ ورنہ آئندہ ہرچہ تمام ایسے حضرات کے نام وی پی آر سال ہوگا۔ جس کا مہول کرنا ان کا غوی۔ غلافی و اسلامی فرض ہوگا۔ نیاز مند مندرجہ۔



# تضمین

بر غزل حضرت خواجہ حافظ شیرازی نور اللہ مرقدہ

بر تو ای طلعتِ حق صورت درویشان ست | جلوہ صورتِ حق رویت درویشان ست  
وصلِ حق قربتِ حق صحبت درویشان ست | روضہ خلد بریں حلوت درویشان ست

مایہ محشمی خدمت درویشان ست

خوش نیامی کہ سلمے و پیامے آرد | خوبی بخت بہ منزل گہ او بگذا رد  
خلوت بہت بر آن رحمتِ حق مے بارد | کج عولت کہ طلسماتِ عجائب دارد  
فتح آن در نظر بہت درویشان ست

بزمِ محبوب کہ عاشق پیے مہمانی رفت | طالب دید سوئے خلوتِ بھمانی رفت  
کو چہ حسد کہ ز اہد بہ پیشمانی رفت | قصر فردوس کہ رضوانش بدد بانی رفت  
منظر برا چینِ نزہت درویشان ست

قدر تے بہت مہمانِ خدا را ز آلہ | گریان را ہمسہ آرنند ز الطافِ براہ  
نرم کردند دل سنگ بیک وصفِ بگاہ | ہر چہ ز رمے شود از پر تو آن قلب سیاہ  
کیمیائیت کہ در صحبت درویشان ست

صبحدم از افقِ شرق چو خورشید رسید | دیدن مردِ خدا بر لبِ باش لرزید  
پر تو طلعتِ حق در رُخِ پرورش دید | وانکہ پیشش بہ نہد تاجِ تکبر خورشید  
کبریائیت کہ در حشمت درویشان ست

گنجِ حسن کہ بر آزند دارند خیال | گاہ مشتاقِ جمال اند گہ مست وصال  
بے نیازند درین دہر کہ دارند کمال | دولتے را کہ نباشد غم از آسیبِ زوال

بے تکلف بشنو دولت درویشان است

چہ کن چہ کہ یابی ظفر از خوش علی | گیرم دامن درویش نہ بیسی غلے  
این شہان کعبہ مقصود زمان اندلے | خروان قبلہ حاجات جہان اندلے

از ازل تا بہ ابد فرصت درویشان است

بلوہ حسن کہ عشاق بجان مے خواہند | دولت وصل کہ ارباب محبت جویند  
شاہد بخت کہ انہائے زمان خواہند | روئے مقصود کہ شاہان جہان مے طلبند

مظہر ش آئینہ طلعت درویشان است

سنگون ہش بخت و تگہ درویش بیا | زور بگزار پروزارئی مرد خدا  
گیر پروردہ ابلیس بود پر ز خدا | ای تو نگر مغر خوش این ہرہ سخت کہ ترا

سہری در کتب است درویشان است

از دل و جان بخت را شمع سخاوت افروز | غریب طمع جہان ز آتش ایشار بسوز  
مسکن را ہمسایں درس نصیحت آموز | گنج قارون کہ فروئے رود از قعر ہنوز

خواندہ باغی تو کہ از غیرت درویشان است

گشت پر نور زمین از کرشن و ز قدش | پادشاہے کہ بود آصف ہستم نقشبش  
سرمہ اہل نظر چون نشود خاکش | بندہ آصف عہدیم درین سلطنتش

صورت خواجگی شیر درویشان است

صف زدہ از دغل آمدہ رضوان ملک | حوریان نغمہ نان رفت بغلمان و ملک  
بین ز قہر آمدہ در خلوت شان جان ملک | حافظہ انجا بادب ہش کہ سلطان و ملک

ہمہ در بندگی حضرت درویشان است

از خادمیت شیعہ قلندر پیران قادری ذہید و مائل شاہی چین پین ریاست میور حال مقیم شہناست میور

اجتباب الحقیقہ  
ہند و سندھ و عرب و عجم کے صد ہا علماء کا متفقہ فتویٰ در بارہ کفر و ایمان و فرقہ شیعہ میرزا بیہ مدعا علماء کے دستخط سے مزین ہے  
آمین تبت کیلئے ہے کہ کسی عورت کا کلام شیعہ مرد یا مرثیہ کے قطعاً ناجائز ہے قیمت ۵ روپے شریعہ السلام ہیر پنجاب

# میرزائے قادیان معیار نبوت مفتی کے لئے خدائی قانون

میں اور کسی کا کلام حجت نہیں ہو سکتا۔

(۱۲) قرآن مجید نے یہ بتایا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو بشارت دی کہ ایک رسول آئے گا جس کا نام پاک احمد ہوگا۔

مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِيهِ مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ

پس قرآن نے فیصلہ کر دیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد صرف

ایک ہی رسول آئے گا۔ دوسرا جو بھی ہوگا کاذب اور مفتی ہوگا۔

(۱۳) وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشُّعْرَ اِهَمْ نَے آپ کو شاعری کا علم نہیں دیا

وَمَا يَنْبَغِي لَهُ - اور وہ آپ کے شایان ہی نہیں۔

وَالشُّعْرَاءُ يُلِيْعُهُمُ الْغَا شاعروں کے پیرو گراہ لوگ

وَوَن - ہوا کرتے ہیں۔

اس سے ثابت ہے کہ نبی شاعر نہیں ہوتا۔ اگر کوئی ایک آدمی

جملہ کسی نبی کی زبان سے ایسا نکل جائے جسے شعر کہا جاسکتا ہو۔

اور غی عروض کے موافق ثابت ہو۔ تو اسے شاعر نہیں کہا جاسکتا۔

مگر میرزا صاحب اپنا اعجاز بھی قصیدہ کی صورت میں پیش کرتے ہیں

الہام بھی شعروں میں ہوتے ہیں۔ لہذا قرآنی معیار کے رو سے کاذب

ٹہرے۔

۱۴) مَا نَعْبُدُكَ اَلَكُنْ بِاللَّذِينَ جھوٹ بھی بولتے ہیں جو اللہ کی

لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآيَاتِ اللّٰهِ آیاتوں پر ایمان نہیں رکھتے۔

انجمن میرزا یہ لکھتے ہیں بعنوان "معاذ اللہ" ایک شہید

شائع کیا ہے جس میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ میرزا غلام احمد قادیانی

کا قتل نہ ہونا اس کی صداقت کی زبردست دلیل ہے۔ ورنہ آئیہ

لو قتل کے ماتحت جوئے الہام بنائے پر اس کا قتل ہو گیا

ضروری تھا۔ میرزا یون کی اس بائہ ناز دلیل اور خود ساختہ معیار

کی حقیقت آج کی اشاعت میں واضح کی جاتی ہے۔

قرآنی معیار۔ سب سے پہلے ہم قرآن مجید سے ایک مدعی الہام

کی صداقت کے معیار پیش کرتے ہیں جن کی بنا پر میرزا صاحب

اپنے دعویٰ میں کاذب اور مفتی علی اللہ ثابت ہوتے ہیں۔

(۱) قرآن مجید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تفسیر میں لَا نَبِيَّ بَعْدِي

فرمایا جس کا میرزا صاحب کے اقرار ہے۔ (حاجۃ البشری ص ۱۷۸)

تیس سو سوال سے آیت محمدیہ کا اس پر اجماع ہے۔ کہ کسی

قسم کا کوئی نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مبعوث نہ ہوگا۔

پس آیہ خاتم النبیین کے نزول کے بعد ہر مدعی نبوت کاذب و

مفتی ہے۔ میرزا صاحب نے چونکہ دعوائے نبوت کیا۔ اسلئے کاذب

ہیں۔ اب اگر ہزار ہا مغالطات سے کام لیں۔ یا عقلی دھوکو سلوں سے

خلق خدا کو گراہ کیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر کے مقابلہ

میرزا جی نے صد ہا جھوٹ بولے۔ اور ان کے اکاذیب کی مقدار ہزاروں تک پہنچتی ہے۔ پس اس آیت کی رو سے میرزا صاحب اپنے دعاوی میں کاذب ثابت ہوتے ہیں۔ میرزا صاحب لکھتے ہیں:-

جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں اس پر اعتبار نہیں رہتا۔ (چشمہ معرفت ص ۲۲۲)

اسلئے ہم بھی ان کے صد ہا اکاذیب میں سے صرف ایک نقل کرتے ہیں۔ میرزا جیوں میں اگر ہمت ہے تو اپنے گورو کو اپنے اس قول میں سچا ثابت کریں۔

میرزا صاحب لکھتے ہیں:- ”ہم نے صد ہا طرح کا فتوٰ وضاد دیکھ کر کتاب براہین احمدیہ کو تالیف کیا تھا۔ اور کتاب موصوف میں تین سو مضبوط اور محکم عقلی دلیل سے صداقت اسلام کو فی الحقیقت آتما ہے بھی زیادہ تر روشن دکھلایا گیا۔“ براہین جلد ۲ ص ۲۹

کتاب تین سو جزو تک بڑھ گئی ہے تصنیفات احمد جلد احصہ ۳ ص ۵۵

کیا کوئی میرزائی ۳۰۰ جزو کا سودہ بھی دکھا سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ میرزا جی نے جھوٹے ہشتہار بازوں کی طرح پبلک کو فریب دیکر لوٹا۔ ۳۰۰ جزو تک کتاب کا بڑھ جانا۔ اور تالیف ہو جانا۔ محض فریب تھا۔ اور اس کی وجہ سے لاکھوں روپیہ کیا کیا بیانی

کی پی شان ہے:-

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُلَّ | بَنِي خَائِنٍ نَحْنُ هُمَا۔  
(آل عمران)

مگر میرزا صاحب ہر قسم کی خیانتوں کے مرکب ہوئے۔ نقل مذہب کے معاملہ میں خیانت واضح ہو۔ مسلمانوں کے متعلق لکھتے ہیں:- کہ

”ان کا عقیدہ یہ ہے کہ (علیہ علیہ السلام) بدستور اپنی نبوت کے ساتھ دنیا میں آئیں گے۔ اور برابر ۳۵ سال تک۔ جبرائیل علیہ السلام وحی نبوت لے کر نازل ہوتا رہے گا۔“ (تحدہ گورٹویہ ص ۸۳)

حالانکہ کسی مسلمان کا یہ عقیدہ نہیں۔ کہ حضرت علی علیہ السلام بروحی نبوت نازل ہوگی۔

وَالَّذِينَ يُبَيِّتُونَ رِسَالَاتِ | رَبِّهِمْ أَنْ يَبْعُثَ إِلَيْهِمْ رَسُولًا | اللَّهُ وَيَخْشَوْنَهُ وَلَا يَخْشَوْنَ | أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ (احزاب) | ای ڈرتے تھے۔ اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرتے تھے۔

نبی خدا کے احکام کی تبلیغ میں کسی سے نہیں ڈرتے۔ مگر میرزا جی کو ٹپا کھنڈ گورو داسپور کی عدالت سے انڈیا پریش گئی شائع کرنے کی ممانعت ہوئی۔ تو ایک اقرار نامہ بعدالت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب بہادر مورخہ ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء داخل کیا جس میں اقرار کیا کہ آئندہ میں ایسے الہام کی اشاعت سے پرہیز کروں گا۔ جس سے کسی شخص کا عند اللہ حقیر ہونا ثابت ہو۔

علاوہ ازیں کتاب البرہہ میں اعلان کیا کہ آئندہ انصاری پیش گوئی اس وقت تک منکى جائے گی جب تک تحریرى انبات نامہ و مرقط مجسٹریٹ صاحب بہادر کا حاصل نہ ہو۔

(۱۷) وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانٍ قَوْمِهِ اس کی اپنی قوم کی زبان میں۔

ہر نبی پر وحی اسکی قوم کی زبان میں ہوتی۔ اسلئے میرزا جی کو پنجابی زبان میں وحی ہونا چاہئے تھا۔ مگر میرزا جی کو انگریزی عبرانی سنسکرت اور بعض ایسی زبانوں میں الہام ہوتے رہے ہیں جن کو وہ خود بھی سمجھ نہیں سکے۔ اور آج تک ایسے الہام سرب تہرا نہیں۔ جکی حقیقت کا انکشاف نہیں ہو سکا۔ میرزا جی لکھتے ہیں:-

بعض الہامات مجھے اُن زبانوں میں بھی ہوتے ہیں۔

جن سے مجھ کچھ واقفیت نہیں۔ جیسے انگریزی سنسکرت

یا عبرانی وغیرہ۔ رسول مسیح (ع)۔

یہ بالکل غیر معقول بات ہے اور بے ہودہ امر ہے۔

کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی اور ہو (چند معرفت)۔

قرآن مجید کے پیش کردہ معیاروں میں سے صرف سات معیار

پیش کئے جاتے ہیں۔ کسی میرزا جی میں ہمت ہے تو ان میں سے کسی

ایک پر بھی میرزا جی کا سچا ہونا ثابت کرے۔ مغالطات کے ذریعہ

اور دوران کار تا ویلات سے کام لینا اور چیرہ ہے۔ مگر حق و صداقت

کسی دوسری چیز کا نام ہے۔

از ر وے قرآن مغفتری کسے کہتے ہیں۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَوَىٰ اس سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا

عَلَى اللَّهِ كَذِبًا۔

ہے جسے خدا پر جھوٹ باندھا۔

(۲) اَوْ قَالَ اَوْحِيَ اِلَيَّ

یا یہ کہا کہ مجھ پر وحی آئی ہے تاکہ

وَلَمْ يُوحِ اِلَيْهِ شَيْئًا وَّ

اس پر کوئی وحی نہیں آئی۔

(۳) مَنْ قَالَ سَأُنْزِلُ

یا کوئی اپنے کمال کے غرہ پر

مِثْلَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ۔

کہے کہ جیسی کتاب رسول پر

(سورہ انعام ۱۱) اتری ہے ہم بھی ایسی کتاب بنا

سکتے ہیں

ان آیات میں خداوند کریم مغفتری میں قسمیں بیان فرمائی ہیں۔

پہلی قسم کے وہ لوگ ہیں جو خدا پر افترا کریں۔ ان میں وہ لوگ

شامل ہیں جو رسالت کا انکار کرتے ہیں۔ اور ہدایت کے لئے عقل

کو کافی سمجھتے ہیں۔ نیز جو شرک کرتے ہیں وہ بھی مغفری ہیں۔ قرآن

مجید میں مشرکین کے لئے یَقْتُلُوْنَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وار

ہوا ہے۔ یہود و نصاریٰ بھی اس قسم میں داخل ہیں۔ کیونکہ یہ

لوگ خدا کی طرف ایسی باتیں منسوب کرتے ہیں جو دراصل خدا

کی طرف سے نہیں ہیں۔ اور صریح افترا ہے۔ جیسا کہ خداوند کریم

فرماتا ہے۔ وَ يَقُولُونَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَمَا هُوَ مِنْ

عِنْدِ اللَّهِ وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ

دوسری قسم کے وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے وحی و الہام کا جھوٹا

دعویٰ کیا۔ جیسے سیدہ کذاب۔ اسود غنی اور میرزا کے قادیان

وغیرہ تیسری قسم کے وہ لوگ ہیں۔ جو اپنے کمال کے گھمنڈ میں کلام

الہی کے مقابلہ میں کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہم بھی ایسا بنا سکتے ہیں۔

الحاصل اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کو۔ اہل کتاب کو۔ الہام و وحی کا جھوٹا دعویٰ کرنے

# تشکر و متنان

ماہ اکتوبر میں حسب ذیل اصحاب نے جریدہ شمس السلام کی توسیع اشاعت میں حصہ لیا ہے۔

حافظ محمد شفیع صاحب مہر ملک برہادر۔ مولانا حافظ محمد شفیع صاحب نکتہ روی۔ ضلع سیال کوٹ۔ ۱۔ مہر شوق محمد صاحب سرگنا۔ ۱۔ مولوی عبدالرحمن صاحب۔ ۱۔ راجہ فیروز الدین صاحب بمالو۔ ۱۔ علاوہ ان کے اصحاب نے براہ راست۔ اور بچے اصحاب نے خان زادہ مولوی غلام احمد صاحب نیکش کے ذریعہ خریداری قبول فرمائی۔

حسب ذیل اصحاب نے عطیات سے حرب الانصار کی امداد کی (ان قوم میں چندہ ارکان شامل نہیں ہے)۔

جناب غلام رسول صاحب گلگتہ۔ ۵۔ ۵۔ خواجہ عبدالحمید صاحب مہتہ۔ ۵۔ ۵۔ خواجہ محمد عمر صاحب۔ پارا چنار۔ ۵۔ ۵۔ مولانا حافظ محمد شفیع صاحب مہر شاہ سیلغ صفہ روپیہ۔ راجہ محمد اسماعیل صاحب ڈھاکہ۔ ۵۔ ۵۔ مولوی عبدالحق صاحب شاہ پور صدر مہر۔ ۵۔ ۵۔ مولوی عبدالحی صاحب جھڑیاں مہر۔ ۵۔ ۵۔ مولوی غلام وارث صاحب صدر شاہ پور۔ ۵۔ ۵۔ مولوی عبدالباری صاحب صدر شاہ پور۔ ۵۔ ۵۔ شیخ فضل الہی صاحب ہیڈ ماسٹر صدر شاہ پور۔ ۵۔ ۵۔ شیخ غلام رسول صاحب صدر شاہ پور۔ ۵۔ ۵۔ حافظ محمد صدیق صاحب تاجر چرم خان پور۔ ۵۔ ۵۔ غلام روپیہ۔ حاجی محمد صاحب خواجہ سہیل بھیرو۔ ۵۔ ۵۔ مولوی حکیم فضل حق صاحب ملک وال۔ ۵۔ ۵۔ منشی کرم الہی صاحب پٹواری۔ ۵۔ ۵۔ حاجی محمد سعید صاحب چاندی۔ ۵۔ ۵۔ روپیہ۔ ڈاکٹر مقبول عالم صاحب ظفر وال۔ ۵۔ ۵۔ منشی عطاء محمد صاحب زین پور۔ ۵۔ ۵۔ روپیہ۔ میاں محمد عظیم صاحب پراچہ براڑ۔ ۵۔ ۵۔ روپیہ۔ جن آہم اللہ خیر الجوا۔

## مژدہ جانفزا۔

عزیزین مژدہ گرجاں فشانم رواست + جریدہ شمس السلام کو ہر حالت میں جاری رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ انشاء اللہ جریدہ جاری رہے گا۔ اوٹاہ جنوری ۱۳۵۵ء سے اس کا سائز ۲۶×۲۰ کر دیا جائے گا۔ اور طلباء و مفلس اشخاص کے لئے چندہ میں مزید رعایت کی جائے گی۔ جملہ معاونین و ہمدردان ملت کی خدمت میں التماس ہے کہ توسیع اشاعت میں حصہ لے کر مسنون فرمائیں۔ (دینجر)

حقیقت شیعہ مولفہ مولوی قطری شاہ صاحب فاعظ اسلام۔ اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ شیعہ مذہب کا تمام دار و مدار صرف جھوٹ پر ہے۔ اور شیعہ مذہب میں جھوٹ بھلا عبادت ہے۔ اور جو شخص جھوٹ نبوے ایماندا نہیں ہو سکتا۔

قیمت ۱۔ ناظم حنفیہ دار الاشاعت بھیرہ ضلع شاہ پور (پنجاب)

# دعوتِ عمل

حزب الانصار کے مقاصد اعراض و طریقہ عمل سرورق نذر درج ہیں۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ یہ چے کہ یہ کام اسلام اور مسلمانوں کے فائدے کے ہیں یا نہیں اگر نہیں تو کیا اس کا فرض نہیں کہ اس خدمت میں حسبِ توفیق حصہ لے۔ انہوں نے کہ انہوں نے آج تک اس ضروری امر کی طرف توجہ نہیں کی۔ ذیل کے طریقوں سے آپ اس پورے کی آپ ساری فراکتے ہیں۔

(۱) اپنی ماہواری آمدنی میں سے کچھ حصہ مقرر کر دیں۔ جو ماہ بامہ حزب کو بھیجا ہے نیز اس کے رکن بن کر اور دوسروں کو رکن بننے کی ترغیب دے کر اس کا حلقہ کار وسیع کیجئے۔

(۲) اپنی زکوٰۃ صدقہ و خیرات اگر سب نہیں تو اس کا بڑا حصہ دارالعلوم غزنیہ کے عزیز و باادار طلباء اور یتیم و لاوارث بچوں کیلئے عطا فرمائیں جن کی تعلیم و تربیت و خوراک رہائش کا ذمہ خزانہ دھارنے لے رکھا ہے۔  
(۳) ماہانہ رسالہ الاسلام کی اشاعت سے کئے میں سخی و فرائض (۴) مہینہ نیماہی و مسائیں غریب آوارہ مسلم بچے جہاں طلبہ کی تعلیم و تربیت کیلئے دارالعلوم غزنیہ بھر میں بھیجیں تاکہ بڑی محبت کے اثر سے بیکار اسلام کے سچے خادم بن سکیں۔  
(۵) اپنے بچوں کو دینی تعلیم کیلئے کم از کم چار سال کی واسطے دارالعلوم غزنیہ میں بھیجیں چار سال میں معمولی قابلیت کے طالب علم کو کافی استعداد حاصل ہوگئی ہے۔ امانتِ خدا کو محبور کریں کہ وہ خود تعلیم حاصل کریں۔ اور اپنے بچوں کو تعلیم لے بھیرہ میں بھیجیں۔ (۶) اہل علم حضرات رسالہ کی قلمی اعانت سے دریغ نہ فرمائیں۔ اور دیگر حضرات کا فرض ہے کہ کتابیں اپنے پاس سے خرید کر کتب خانہ حزب انصار کیلئے وقف فرمائیں تاکہ یہ صدقہ جاریہ کا کام دے سکیں۔  
جن کتب کی ضرورت ہے وہ بذریعہ انتفاع معلوم کر لیں (۷) اپنے علاقہ میں غیر مذاہب کی تبلیغی جدوجہد و سرگرمیوں سے مطلع فرماتے رہ کریں۔ اور اگر ضرورت ہو تو حزب انصار کے مبلغین طلب فرما کر تبلیغی جلسہ کے انعقاد کا انتظام کریں۔ مدھی اگر آپ تبلیغ کر سکتے ہوں تو شبہ تبلیغ حزب انصار میں اپنا نام درج کر لیں۔

## العلن / ناظم حزب انصار بھیرہ پنجاب



مَكِّي رَئِصَائِي إِلَى اللَّهِ

اگر آپ بن اسلام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں تو حزب الانصار کی ادا کیئے ہاتھ بڑھائے اس کے رکن بن کر اس کے مقاصد کی اشاعت کو اپنا فرض سمجھئے۔ آج سات سال سے یہ جماعت نہایت فاعلشی کے ساتھ سرگرم عمل ہے۔ دینی تعلیم کیلئے اعلیٰ پیمانہ پر جامع مسجد مجیر میں قاریاں علوم غریبیہ قائم ہے ماہانہ رسالہ شمس الاسلام اور مسخین کے ذریعہ احکام اسلام کی تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے۔ یہاں کی مجال تسلیم آبادی کو رسم و رواج کی بندشوں سے آزاد کرنے اور امن و امان و فاض و مزارعت کے قائم و ناب کے نجات دلانے کے لئے بڑی سرگرمی سے کام ہو رہا ہے۔ مختلف حالات بذریعہ خط و کتابت معلوم ہو سکتے ہیں۔ یاد رکھیئے رسالہ شمس الاسلام کا خریدارین یا اس کی اشاعت کیلئے کرنے میں امداد دینا ایک اسلامی خدمت ہے۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ حزب الانصار کو رسالہ کے مالی مصارف سے جلد از جلد سبکدوش کروں۔ حزب الانصار کے تمام کارکن مفت کام کر رہے ہیں۔

خلاف طباعت و کتابت کاغذ کے مصارف اُپوں کرنے کے لئے جدوجہد سے کام لینا پڑتا ہے یقین جانئے کہ سالہ کا ہر ماہ  
 کسی جگہ جانا ایک نسل عالم مبلغ اور مناظر کے جلنے کے برابر ہے۔ کم از کم کوئی گاؤں ایسا نہ ہے جہاں سالہ نہ جلتا ہو۔ بل یہ اور  
 اہل محلہ حنیفہ کر کے اپنے امام مسجد کے نام جاری کرادیں ایسے امامانِ ماجد کا فرض ہے کہ سالہ کے مضامین سے مسلمانوں  
 کو ہر ماہ آگاہ کر دیا کریں۔ مہند چہ ذیل تبلیغی کتب دفاتر شمس الاسلام سے مل سکتی ہیں۔

پیرایہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔ (اس موضوع پر

اس سے بہتر کتاب آج تک تالیف نہیں ہوئی قیمت ۱۲  
حقیقت تشبیح - مؤلف مولوی قطبی شاہ صاحب - اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ مذہب شیخ  
کامیاب دار و مدار صرف محو ثمر ہے قیمت ۱۰

اجتناب الحنفیہ - شہد سندھ محمد عظیم کے صید العلماء کا تنفق فستری دربارہ کفر و ملحد و  
وہ زانیان و بدافض و دوبارہ علم حجاز نہ ملے بغیر و شیعہ غیروقت ۵ علاوہ انہیں ہم کی تبلیغی کتب میں کا

تقریر: منیجر سالہ شمس الام بحیث فریختا

بہتمن طور محمد گنجی ابیرید پڑا  
شمار کسکے سر پر پڑا  
چھک بھر ضلع ہار سے شائع ہوا